

پاکستان میں حق معلومات کی زیادہ موثر قانون سازی

پاکستان میں حق معلومات کی زیادہ موثر قانون سازی

پلڈاٹ، ملکی، خود مختار، غیر جانبدار اور بلا منافع بنیادوں پر کام کرنے والا ایک تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے قانون اندراج تنظیم مصدرہ 1860 (قانون نمبر 21 بابت 1860) کے تحت بلا منافع کام کرنے والے ایک ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ: پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لچسلیٹیو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرنسی۔ پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں شائع کردہ

اشاعت: اگست 2015

آئی ایس بی این: 978-969-558-524-5

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔



اسلام آباد آفس: پی، او، باکس 278، F-8، پوسٹل کوڈ: 44220، اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: پی، او، باکس 11098، L.C.H.S، پوسٹل کوڈ: 54792، لاہور، پاکستان
ای میل: info@pildat.org ویب: www.pildat.org

مندرجات

پیش لفظ

07

حق معلومات: عالمی طور پر تسلیم شدہ انسانی حق

08

حق معلومات کے تصور اور قانون سازی پر پیش رفت

14

عالمی معیار

18

حق معلومات پر پاکستان میں ہونے والی قانون سازی اور عملدرآمد میں اہم سقّم

24

حق معلومات کی قانون سازی پر عملدرآمد کے فوائد

26

حوالہ جات

پیش لفظ

یہ بیک گراؤنڈ پیپر پلڈاٹ نے وفاق اور صوبوں میں حق معلومات کے موثر قانون کی منظوری اور عملدرآمد پر سیر حاصل بحث کو ممکن بنانے کیلئے تیار کیا ہے۔

حکومت کے اندر شفافیت اور احتساب کے عمل کو یقینی بنانے کیلئے حق معلومات کا ایک مستحکم قانون اہم ہے۔ حق معلومات کے قانون میں حکومت اور حکومتی اہلکاروں کی مجموعی اداراتی استعداد میں اضافے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔ حق معلومات کے قانون پر موثر عملدرآمد کے ذریعے عوام کو سرکاری اقدامات اور فیصلوں سے متعلق ایسے قابل تصدیق ریکارڈ کی بنیاد پر سرکاری اہلکاروں اور ارکان اسمبلی کی کارکردگی کے جائزے میں مدد ملتی ہے جو بصورت دیگر سرکاری رازداری کی ثقافت کی آڑ میں یا تو دستیاب نہیں ہوتے یا ان تک رسائی مشکل ہوتی ہے۔

حق معلومات کا مستحکم قانون سرکاری رازداری کی اس ثقافت کے خاتمے کیلئے ایک موثر ہتھیار ہے جو بدعنوانی، بدانتظامی اور سیاسی انتظامیہ اور اس کے محرکات کے بارے میں عوامی شکوک کو جنم دیتی ہے۔

حق معلومات کا قانون؛ پالیسی سازی کے حکومتی عمل میں شہری شراکت کو فروغ دینے میں مدد دیتا ہے اور اس طرح اس بات کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے کہ حکومت مفاد عامہ میں کام کر رہی ہے۔

سرکاری معلومات کو عوامی دسترس میں لانے والا واضح اور جامع نظام سماجی خدمات کی فراہمی بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ چند مفادات اور حقوق کے بارے میں معلومات آسان عوامی رسائی میں دے سکتا ہے۔ اس طرح حکومت اور عوام کے مابین تعلقات مستحکم ہوں گے۔

اگرچہ پنجاب میں حق معلومات کا ایک موثر اور ترقی پسند قانون موجود ہے اور پنجاب انفارمیشن کمیشن کی صورت میں ایک ادارہ بھی کام کر رہا ہے، تاہم اپنی ہیئت اور عملدرآمد کے حساب سے سندھ، بلوچستان اور وفاق کے قوانین بجائے خود کمزور ہیں۔ وفاقی سطح پر اور سندھ اور بلوچستان میں، حق معلومات کے قانون پر عملدرآمد کی نگرانی اور معلومات کے افشا کے حوالے سے ایپلوں کی سماعت کیلئے انفارمیشن کمیشن کی صورت میں کوئی ادارہ تشکیل نہ دیا گیا ہے۔

اس تناظر میں پلڈاٹ نے ارکان پارلیمان اور صوبائی اسمبلی سندھ کیلئے ”حق معلومات کی موثر قانون سازی“ پر بریفنگ کے پروگرام تشکیل دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ پلڈاٹ، پنجاب انفارمیشن کمیشن کے اشتراک سے صلاحیت سازی کے پروگراموں کے سلسلے کا انعقاد کرے گا۔ یہ تربیتی پروگرام پنجاب کے قانون شفافیت اور حق معلومات مصدر 2013 پر عملدرآمد بہتر بنانے کے نکتہ نظر سے پنجاب کے پبلک انفارمیشن افسران اور سرکاری اداروں کے سربراہان کیلئے خاص طور پر تیار کئے گئے ہیں۔ اس پیپر کو حق معلومات کے جامع اور موثر قانون کو رو بہ عمل لانے کیلئے مرکز اور سندھ اور پنجاب کے صوبوں کے سٹیک ہولڈرز کی سہولت کی کاوش کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔

اظہار تشکر

”پاکستان میں حق معلومات کی زیادہ موثر قانون سازی“ کے عنوان سے یہ بیک گراؤنڈ پیپر ”وفاقی اور صوبائی سطح (سندھ اور پنجاب) پر زیادہ موثر حق معلومات منصوبہ“ کے تحت پلڈاٹ نے تیار اور شائع کیا ہے جس کیلئے اس نے Enhanced Democratic Accountability and Civic Engagement Project کے تحت Development Alternatives Inc سے مالی معاونت حاصل کی ہے۔

اظہار تعلق

پلڈاٹ نے عوامی طور پر دستیاب اعداد و شمار اور اس پر مبنی تجزیے کی درستگی کو یقینی بنانے کی ہر ممکن سعی کی ہے۔ لہذا کوئی سہو یا غلطی عمدانہ ہوگی۔ ضروری نہیں کہ اس پیپر میں پیش کی گئی آراء اور تجزیہ Development Alternatives Inc کی آراء کی عکاسی کرتے ہوں۔

اسلام آباد
اگست 2015

حق معلومات: عالمی طور پر تسلیم شدہ انسانی حق

معلومات تک رسائی کا حق (RTI) بین الاقوامی سطح پر تسلیم کردہ انسانی حق ہے جو پچھلی چند دہائیوں سے عالمی شہرت و پہچان حاصل کر چکا ہے¹۔ اس عمل میں اس نے سرکاری و دیگر عوامی اداروں کے دفاتر کی معلومات کے طریق کار کو تبدیل کر دیا ہے جو عوام کی جانب سے بین الاقوامی قانون کے مطابق تسلیم کیا گیا اور انصرام کیا گیا ہے۔²

آرٹی آئی کے پوری دنیا میں رائج ہونے کو دو ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؛ 1995 سے پہلے اور 1995 کے بعد کا دور۔³ مرکز برائے قانون و جمہوریت (CLD) کے مطابق وہ حالات جس میں پہلے اختیار کنندگان (اس قانون کو 1995 میں اختیار کرنے والے) اور اس کے بعد کے اختیار کنندگان (1995 کے بعد اختیار کرنے والے) نے آرٹی آئی قانون سازی کی اور اس پر عمل درآمد کیا، بالکل مختلف ہیں۔ بعد میں اختیار کرنے والے اس لحاظ سے ایک منفرد مقام رکھتے ہیں کہ وہ آرٹی آئی پر عمل درآمد میں ماضی کی علم و تجربہ رکھنے والی مختلف حکومتوں کی کوششوں سے استفادہ کر سکتے تھے۔ آرٹی آئی کی ہم چلانے والی بین الاقوامی ایڈووکیسی تنظیموں اور علاقائی سول حقوق کے گروپس کی اس حوالے سے 1995 کے بعد کے دور میں ہونے والی تیز رفتار پیش رفت سے بھی اس قانون کو بعد میں اختیار کرنے والے پہلے والوں سے بھی بہتر پوزیشن میں ہیں۔⁴

سکتا ہے۔ وفاق میں حق معلومات کے قانون کے مسودہ کے مستحکم ہونے کی بنا پر پاکستان پہلے ہی CLD کی گلوبل آرٹی آئی ریٹنگ میں سب سے اوپر فائز ہونے کو ہے جو اس کی موجودہ پوزیشن یعنی 84 میں ایک شاندار بہتری ہوگی۔⁵

دُنیا میں آرٹی آئی قانون سازی کو تیزی سے اختیار کرنے کو تسلیم کرتے ہوئے بین الاقوامی اداروں جیسے اقوام متحدہ، دولت مشترکہ اور سارک نے دُنیا کی حکومتوں پر زور دیا ہے کہ وہ اس بنیادی حق تک رسائی کو یقینی بنائیں۔

اقوام متحدہ

یو این جنرل اسمبلی نے اپنے پہلے اجلاس میں قرارداد نمبر (1) 59 منظور کی جس میں درج ہے کہ ”معلومات تک رسائی بنیادی انسانی حق“ اور یو این کی جانب سے دی جانے والی دیگر تمام آزادیوں کیلئے ”ایک کسوٹی ہے“۔⁶ معلومات تک رسائی کا حق، اقوام متحدہ کا اعلامیہ برائے انسانی حقوق 1948 (UNDHR) اور اقوام متحدہ کا بین الاقوامی معاہدہ برائے سول و سیاسی حقوق 1968 (ICCPR)، جس پر پاکستان سمیت چھ بہتر (76) ممالک نے دستخط کئے ہیں، دونوں کے آرٹیکل 19 میں موجود ہے۔⁷

دولت مشترکہ

مارچ 1999 میں دولت مشترکہ سیکرٹریٹ نے آرٹی آئی قانون سازی کی اہمیت پر بحث کیلئے ایک ایکسپٹ گروپ کا اجلاس منعقد کیا۔ اس اجلاس سے جاری ہونے والے اعلامیہ میں بیان کیا گیا ہے کہ آرٹی آئی ریاست کے تینوں شعبوں، عدلیہ، مقننہ اور انتظامیہ کے پاس دستیاب معلومات تک رسائی کا حق دیتے ہوئے ایک قانونی اور قابل نفاذ حق ہے اور اس میں حکومت کے دیگر ادارے بھی شامل ہیں یعنی وہ ادارے جو سرکاری فنڈنگ سے چل رہے ہوں اور فرائض سرانجام دے رہے ہوں۔ بعد میں ان خیالات کی مئی 1999 کے اجلاس میں وزرائے قانون کی جانب سے

بعد میں اختیار کرنے والے ملک کی حیثیت سے پاکستان، اپنی حالیہ آرٹی آئی قانون سازی کو پہلے سے اختیار کرنے والے آرٹی آئی ممالک کی حکومت اور سول سوسائٹی کے تجربات سے سیکھتے ہوئے اپنی کوششوں کو بھرپور بنا سکتا ہے۔

اس حوصلہ افزا تناظر میں، اگر پاکستان آرٹی آئی قانون سازی کو اختیار کرنے اور اس پر عمل درآمد کے حوالے سے بین الاقوامی اور علاقائی تجربات کو ملحوظ خاطر رکھے تو آرٹی آئی کی ایک مثالی سطح تک تیزی سے پہنچ

معلومات کے قانون کی منظوری کے فوراً بعد اس سے پیدا ہونے والے تحریک کی بڑھتی ہوئی شناخت کی اہمیت کی عکاسی ہوتی ہے۔¹² قانون کے دائرہ عمل میں اصلاحات اس وسیع اقرار کی عکاسی کرتی ہیں کہ تمام شہریوں کو حق معلومات کی ضمانت دینے کے لئے متعلقہ قانون، حکومت کے تمام شعبوں اور سطحوں پر اطلاق پذیر ہونا چاہیے۔¹³

آخر میں، استثنیٰ اور انکار سے متعلق دفعات میں بہتری کو حکومت کی جانب سے انفا کے تقاضوں کی بہترین سوجھ بوجھ سے بہتر بنایا گیا ہے جبکہ تحفظ سے متعلق تصریحات میں بہتری، عوامی مفاد میں کام کرنے والے پاسداروں کو تحفظ کی اہمیت کی عالمی پذیرائی کے بعد آئی ہے۔¹⁴

اس معاملے میں ہونے والی ایک اور اہم پیش رفت جو آئی آئی کے پہلے مرحلے سے دوسرے مرحلے تک کے قوانین کے سفر کے دوران مشاہدہ میں آئی، وہ ماضی اور حالیہ کاوشوں میں درپیش عمل درآمد کے چیلنجز کی روشنی میں متعلقہ قوانین کی مسودہ سازی ہے۔¹⁵

جنوبی ایشیا میں حق معلومات کا اپنا جانا

گزشتہ دو ہائی کے دوران، جنوبی ایشیا میں معلومات کی عوام تک رسائی کے حق کو تسلیم کروانے اور اس پر عملدرآمد میں اہم کاوشیں کی گئی ہیں۔¹⁶ 2002 سے 2009 کے دوران بنگلہ دیش، بھارت، نیپال، سری لنکا اور پاکستان کی حکومتوں نے حق معلومات کے لئے باقاعدہ قوانین وضع کئے ہیں۔ حال ہی میں، بھوٹان اور مالڈیپ میں بھی اسی سے متعلقہ قانون سازی منظور ہوئی ہے۔ مزید برآں، افغانستان میں بھی ایک مسودہ قانون حکومت کے زیر غور ہے۔¹⁷

بھارت میں معلومات تک رسائی کے قانون 2005 کو جنوبی ایشیا میں ایک مثالی قانون کے طور پر بین الاقوامی پہچان حاصل ہوئی ہے۔¹⁸ شہریوں کی جانب سے اس کے وسیع استعمال کے حوالے سے بھی اس کی بہت تعریف کی گئی ہے۔¹⁹ اس سے CLD عالمی آرٹی آئی ریٹنگ برائے 2015 میں بھارت کی اچھی پوزیشن (تیسری) کی وضاحت ہوتی ہے۔²⁰

توثیق کی گئی اور اس سال نومبر کے اجلاس میں دولت مشترکہ کے حکومتی سربراہان نے بھی اسکی توثیق کی۔⁸

جنوبی ایشیا کی تنظیم برائے علاقائی تعاون (SAARC)

2008 میں سارک کے وزراتی اجلاس میں مندوبین نے اس قانون سازی کی تصدیق کی کہ حکومت کی تمام سطحوں پر کرپشن کو ختم کرنے اور گورننس کو بہتر بنانے کیلئے سرکاری اداروں کے پاس جو معلومات ہیں ان تک تمام شہریوں کو رسائی کا حق ہے۔⁹

حق معلومات کے تصور اور قانون سازی پر پیش رفت

قانون سازی میں اہم پیش ہائے رفت: بین الاقوامی تناظر
دنیا بھر میں حق معلومات کو اختیار کرنے کا دوسرا اور جاری مرحلہ، قانون کی چند تصریحات میں اہم اصلاحات ہیں۔¹⁰

حق معلومات کی قانون سازی میں درج ذیل اہم شعبہ جات میں اصلاحات مشاہدے میں آئیں ہیں:

- (ا) قانون کا دائرہ کار
- (ب) استثنیٰ اور انکار
- (ج) قانون شکنوں کیلئے سزائیں اور پاسداری کرنے والوں کیلئے تحفظ
- (د) ترویجی اقدامات، جیسے اہلکاران کی تربیت اور عوامی آگہی مہموں کا آغاز۔¹¹

1985 سے 2013 کے دوران حق معلومات کی عالمی CLD ریٹنگ کے اعداد و شمار کے مطابق، جس شعبہ میں سب سے زیادہ قانون سازی میں بہتری آئی ہے وہ اس کے ترویجی اقدامات ہیں۔ سہل اور پائیدار عملدرآمد کو یقینی بنانے والے ترویجی اقدامات کی قانون سازی کے ذریعے حق

حاصل کرنے کیلئے مقبول بنیادی تحریکوں کی جانب سے پیدا کردہ دباؤ سے یہ عمل مزید تیز ہوا۔²⁵ ان تحریکوں میں سب سے اہم تحریک وہ تحریک تھی جس کی قیادت راجستھان میں مزدور کسان شگتی سنگھت (MKSS) نے کی تھی²⁶۔ اس تحریک نے 1996 میں بننے والے حق معلومات کے حوالے سے مہم چلانے والی سرگرم اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کے اتحاد جس کا National Campaign for Peoples' Rights to Information (NCPRI) تھا کی تشکیل کیلئے ایک پلیٹ فارم فراہم کر دیا، یہ وہ تنظیم ہے جس نے بھارتی قانون معلومات تک رسائی 2005 کی ابتدائی منظوری اور بھارت میں آرٹی آئی کے جاری اصلاحاتی ایجنڈا میں پیش بہا کردار ادا کیا۔²⁷

بنگلہ دیش

بنگلہ دیش میں نوآبادیاتی نظام حکمرانی اور مابعد فوجی دور حکومتوں کے دوران موجود رازداری کلچر کو 1980 کی دہائی میں معلومات تک رسائی کے مقبول مطالبے نے چیلنج کر دیا۔

تاہم اس معاملے کو 1975 سے 1990 کے دوران ہونے والی سیاسی افراتفری اور فوجی حمایت یافتہ حکومتوں کی بدولت نظر انداز کر دیا گیا۔ 1991 میں جمہوریت کی بحالی کے بعد آرٹی آئی قانون سازی کے مطالبات دوبارہ سامنے آئے۔²⁸ 2002 میں لاء کمیشن نے آرٹی آئی پر ایک ورکنگ پیپر پیش کیا جس نے ریاست اور سول سوسائٹی کے درمیان آرٹی آئی کے مسودہ کی تیاری کے حوالے سے تعاون کی حوصلہ افزائی کی۔ قانون کے اس مسودہ کو شہریوں کی آرا حاصل کرنے کی غرض سے وزارت انفارمیشن کی ویب سائٹ پر بھی دے دیا گیا۔²⁹ مزید سیاسی تناؤ اور افراتفری نے اس قانون کی منظوری میں رکاوٹ ڈال دی۔ تاہم 2007 میں فوجی حمایت یافتہ نگران حکومت نے آرٹی آئی قانون سازی کرنے کا مصمم ارادہ کیا۔ اسی دور میں شہریوں کے گروپس اور سول سوسائٹی تنظیموں نے متعلقہ قوانین کی منظوری کیلئے ایک منظم دباؤ پیدا کرنے کیلئے حق معلومات فورم تشکیل دیا۔ جس کے نتیجے میں 2008 میں صدر کی جانب سے آرٹی آئی پرایک آرڈیننس کی منظوری دی جو 2009 میں پارلیمنٹ سے منظور ہوا۔ راز فراہم کرنے والوں (whistleblowers) کے

آرٹی آئی سے متعلق حالیہ کامیابیوں کے باوجود جنوبی ایشیا کے ممالک پاکستان، بنگلہ دیش، بھارت اور نیپال کو آرٹی آئی قانون سازی پر عملدرآمد کے حوالے سے منفرد چیلنجز کا سامنا ہے بالخصوص رازداری کی نوآبادیاتی ثقافت پر قابو پانے جیسے چیلنج، جو آج کے دور میں بھی کسی نہ کسی شکل میں رائج ہے۔ سرکاری معلومات تک رسائی میں پابندی کے قوانین جیسے پاکستان کا قانون سرکاری رازداری 1923 جو مرکز میں اب بھی نافذ العمل ہے اسی دور کی میراث ہیں۔²¹

جنوبی ایشیا میں حق معلومات کو تسلیم کیا جانا

بھارت

آرٹی آئی قانون سازی کی منظوری کے لئے سول سوسائٹی کے مسلسل دباؤ اور بھارتی عدلیہ کی جانب سے متعدد تاریخی فیصلوں کے نتیجے میں 1970 کی دہائی کے اواخر اور 1980 کی دہائی کے اوائل میں حکومت اور سول سوسائٹی کے اندر پائی جانے والی رازداری کی ثقافت کو چیلنج کیا گیا۔

بھارتی عدلیہ کے تناظر میں دو خاص مقدمات بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ ریاست اتر پردیش بنام راج نارائن اور اوس 1975-²² مقدمے میں بھارتی سپریم کورٹ نے کہا کہ قومی سلامتی کے ماسوا مفاد عامہ سے متعلق صرف چند معاملات پر عام بحث نہیں ہونی چاہیے۔²³

1982 میں ایک بار پھر سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ سرکاری معلومات تک رسائی کے حق کی ضمانت آئین میں بطور آزادی اظہار اور رائے مضمّن ہے۔ اس نے یہ بھی قرار دیا کہ معلومات کا اخفا بطور استثناء ہونا چاہیے جو عوامی مفادات میں ہو۔²⁴

بھارتی سول سوسائٹی نے بھی ملک کی آرٹی آئی تحریک میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ ملک میں معلومات تک رسائی کے قانون 2005 کی منظوری کے بعد سرکاری اخراجات، عوامی فوائد اور استحقاقات کے متعلق معلومات

تحفظ کا تاریخی قانون بھی 2011 میں وضع کیا گیا۔³⁰

پوزیشن پر ہے۔³³ جنوبی ایشیا میں حق معلومات پر قانون سازی: نمایاں

خصوصیات

دائرہ عمل

نیپال، بنگلہ دیش اور بھارت میں آر ٹی آئی قوانین کا دائرہ عمل حکومت کے تمام شعبوں تک ہے۔ ان ممالک میں حکومت کے تینوں شعبے یعنی مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ آر ٹی آئی قوانین کے دائرہ عمل میں آتے ہیں۔ بھارت اور بنگلہ دیش کے قوانین کے تحت چند نیشنل سکیورٹی اور انٹیلی جنس اداروں کو اس سے استثنیٰ حاصل ہے۔ تاہم بھارت میں یہ استثنیٰ مبینہ کرپشن اور انسانی حقوق کی پامالی جیسے معاملات میں نہ ہے۔ نیپال میں آر ٹی آئی قانون سازی تمام سیاسی پارٹیوں پر لاگو ہے اس طرح اغلباً یہ پہلا ملک ہے جو ایسا کر رہا ہے۔³⁴

تاہم بنگلہ دیش³⁵ اور نیپال³⁶ کے قوانین، صرف اپنے شہریوں کو حق معلومات دیتے ہیں جبکہ بھارت³⁷ یہ حق، شہریوں کے ساتھ ساتھ تمام قانونی افراد جیسے رجسٹرڈ تارکین وطن کو بھی دیتا ہے۔

غیر سرکاری تنظیموں اور دیگر نجی اداروں کیلئے بھارت اور نیپال کے قوانین زیادہ سخت نہ ہیں۔ تاہم سپریم کورٹ کے 2013 کی ہدایات کے مطابق وہ نجی تنظیمیں اس صورت میں معلومات فراہم کرنے کی قانونی طور پر پابند ہوں گی اگر وہ خاصی حد تک سرکاری فنڈنگ سے چل رہی ہوں۔ نیپال کے قانون میں نیپالی حکومت، بیرونی حکومتوں اور بین الاقوامی تنظیموں کی فنڈنگ سے چلنے والی غیر سرکاری تنظیموں سے متعلق دفعات موجود ہیں۔ تاہم اصطلاح ”اداروں“ کی غیر واضح تعریف سے یہ ابہام موجود ہے کہ آیا ایسی دفعات کا اطلاق بین الاقوامی آر ٹی آئی این جی اوز اور دیگر دو طرفہ یا کثیر الفریقین اداروں پر بھی ہو سکتا ہے۔³⁸

حکومت کے پاس موجود معلومات ک مختلف زمروں تک رسائی فراہم کرنے کے حوالے سے بھارت³⁹ اور نیپال⁴⁰ نے اصولی طور پر ایسے تمام زمروں تک رسائی فراہم کی ہے۔ تاہم بنگلہ دیش⁴¹ میں حکومت کی جانب سے ظاہر کی جانے والی بعض معلومات پر قیود ہیں۔ فائل کا نوٹنگ والا حصہ، حق

ان پیش ہائے رفت کے تناظر میں، بنگلہ دیش کے معلومات تک رسائی کے قانون 2009 کو عالمی آر ٹی آئی ریٹنگ 2015 میں 20 ویں پوزیشن دی گئی۔³¹

نیپال

مقبول عوامی تحریک، جانا اندولن، جس نے بادشاہت کو تقریباً دو صدیوں سے حاصل مکمل اختیارات سے دستبردار ہونے پر مجبور کیا، نے حکومت کی شفافیت اور احتساب کے مطالبات کو ایک بار پھر تقویت بخشی۔

1990 کے آئین کے آرٹیکل 16 کے ذریعے آر ٹی آئی کو بنیادی حق قرار دیتے ہوئے ان میں سے بہت سے مطالبات کو تسلیم کر لیا گیا۔ تاہم 1993 میں نیپال کی پارلیمنٹ میں پیش کئے جانے والے آر ٹی آئی کے پہلے مسودہ قانون کو سول سوسائٹی سٹیک ہولڈرز اور میڈیا نے مکمل طور پر مسترد کر دیا، ان کا دعویٰ تھا کہ یہ قانون رازداری کے موجود کلچر کو تقویت دے گا۔

اس کے بعد کی تمام کوششیں سیاسی افراتفری کی بدولت ناکام ہو گئیں، مثال کے طور پر 2002 میں پیش کردہ مسودہ قانون پارلیمنٹ کی تحلیل کے سبب منظور نہ ہو سکا۔ بالآخر 2007 میں، آمرانہ دور حکومت کے کئی سال بعد، عبوری آئین وضع ہونے کے بعد نیپال میں پہلا قانون حق رسائی معلومات منظور ہوا۔ 2008 میں نیشنل انفارمیشن کمیشن کے قیام کے بعد 2009 میں اس پر عمل درآمد کے قواعد نافذ ہوئے۔³²

اس حتمی پیش رفت کے جزوی نتیجے کے طور پر، نیپال کا قانون حق معلومات 2064 (2007) عالمی آر ٹی آئی ریٹنگ 2015 میں 23 ویں

معلومات کے قانون سے واضح طور پر مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔⁴²

بھارت کا آرٹی آئی قانون، استثناء ہائے اور انکار کے لحاظ سے تینوں ممالک میں سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ اس کے مقابلے میں بنگلہ دیش اور نیپال کے قوانین، نسبتاً مخصوص قسم کی معلومات کی فراہمی سے مکمل استثناء کے حوالے سے کمزور ہیں۔ نیپال کا قانون، پاکستان کے آرڈیننس معلومات کی آزادی 2002 کی طرح خطے میں واحد قانون ہے جو معلومات کے افشاء کے سلسلے میں دیگر قوانین پر فوقیت نہ رکھتا ہے۔

سزائیں اور تحفظ

بھارت، بنگلہ دیش اور نیپال میں آرٹی آئی قوانین کے اطلاق اور معلومات کی استدعا اور شکایات کو ہینڈل کرنے کے لئے قائم کی گئی اتھارٹیوں کو اختیار حاصل ہے کہ ایسے سرکاری اہلکاران کو سزائیں دیں جو آرٹی آئی سے متعلقہ فرائض، جس کے لئے انہیں مقرر کیا گیا ہے، کی خلاف ورزی کریں۔⁵² تاہم بھارت⁵³ اور نیپال⁵⁴ میں انفارمیشن کمیشن کے پاس پوری پبلک باڈی کو نہیں، انفرادی طور پر سزا دینے اور انکار کرنے والے سرکاری اداروں کو سفارشات جاری کرنے کے محدود اختیارات ہیں۔ صرف بنگلہ دیش میں انفارمیشن کمیشن کو قانون کی خلاف ورزی کرنے والے سرکاری اہلکاران اور سرکاری اداروں، دونوں کو سزا دینے کا اختیار ہے۔⁵⁵ صرف بنگلہ دیش ایسا ملک ہے جہاں قومی مفاد میں کام کرنے والے اہلکاران کو واضح تحفظ دینے کے حوالے سے کامیاب قانون سازی کی گئی ہے۔⁵⁶ دوسری طرف بھارت میں 2010 میں پارلیمنٹ میں اس حوالے سے مسودہ قانون پیش کیا گیا جو ابھی تک منظور نہ کیا جاسکا ہے۔⁵⁷

سزائیں اور تحفظ کے قانون کے حوالے سے، بنگلہ دیش کا حق معلومات کا نظام سب سے زیادہ ترقی پسند نظر آتا ہے، کیونکہ یہ خطے کے دیگر ممالک کے برعکس، معلومات فراہم کرنے والوں کو مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے اور سرکاری عہدیداران اور اداروں، دونوں کو سزا دینے کا مکمل اختیار دیتا ہے، جس سے یہ قانون زیادہ موثر ہو جاتا ہے۔

ترہیجی اقدامات

بھارت کی حق معلومات سے متعلق قانون سازی میں، حق معلومات پر

بعض کلیدی شعبوں میں کم سکور پانے کے باوجود دائرہ عمل کے اعتبار سے یہ تینوں قوانین ترقی یافتہ اور جدید ہیں۔ آرٹی آئی پر دستوری ضمانت کی تصریحات کے باوجود جو بھارت⁴³ اور نیپال⁴⁴ میں تو ہیں لیکن بنگلہ دیش⁴⁵ میں نہیں ہیں ان قوانین کا دائرہ عمل، تقریباً تمام حکومتی محکمہ جات، سرکاری اداروں اور عوامی امور سرانجام دینے والی نجی تنظیموں کی معلومات تک وسعت پذیر ہے۔

استثناء اور انکار

بھارت، نیپال اور بنگلہ دیش میں ایسی معلومات کے اظہار، جس سے محفوظ عوامی یا قومی مفادات، جیسے معیشت یا قومی سلامتی اور بین الاقوامی تعلقات، کو نقصان کا اندیشہ ہو، متعلقہ آرٹی آئی قانون کی دفعات کے تحت استثنیٰ حاصل ہے۔

تاہم نیپال کے آرٹی آئی قانون کا آرٹیکل 37 مبہم ہے کہ آیا سرکاری معلومات کے ظاہر کرنے سے متعلق قانون ہذا، دیگر قوانین پر فوقیت رکھتا ہے۔⁴⁶ جبکہ بنگلہ دیش⁴⁷ اور بھارت⁴⁸ کے قوانین کو معلومات کے افشاء کے معاملے میں دیگر قوانین پر فوقیت حاصل ہے۔

مزید برآں جائز پرائیویسی، امانتی اور پروپرائیٹری اور کاپی رائٹ مفادات کو بھی جملہ تینوں ممالک میں بعض معلومات کے افشاء کیے جانے سے استثناء حاصل ہے۔ تاہم بنگلہ دیش کے قانون میں مجموعی استثناء ہائے کی ایک لمبی فہرست ہے جو بین الاقوامی معیار کے مطابق نہ ہے، جیسا کہ سٹریٹجک یا تحقیقی نوعیت کی جملہ معلومات کو مکمل استثناء حاصل ہے۔⁴⁹ اسی طرح نیپال میں ایسی معلومات دیئے جانے سے مکمل استثناء حاصل ہے، جن سے مختلف طبقات کے وجود کو خطرہ لاحق ہو۔⁵⁰ ان تینوں ممالک میں سے صرف بھارت میں تحفظ شدہ معلومات کے افشاء سے متعلق مخصوص دفعات ہیں، بشرطیکہ افشاء سے ہونے والا فائدہ، ممکنہ نقصان سے زیادہ ہو۔⁵¹

لے لیا۔⁶¹

اختیار کئے جانے سے قبل اہم پیش ہائے رفت

ایسی قانون سازی کی منظوری کی پہلی جامع کوشش سینیٹ میں کی گئی۔ 1990 کی دہائی کے اوائل میں جماعت اسلامی کے پروفیسر خورشید احمد کی جانب سے غیر سرکاری مسودہ قانون پیش کیا گیا، تاہم سینیٹ نے اس پر غور و خوض نہ کیا⁶²۔ بعد ازاں، جب محترمہ بے نظیر بھٹو کی قیادت میں پاکستان پیپلز پارٹی کی پہلی حکومت نے اپنے اوپر بدعنوانی کے الزامات سے نمٹنے کا ارادہ کیا تو مسائل کے اسباب کا جائزہ لینے اور حل کی سفارشات دینے کیلئے ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ ان میں سے ایک حل مسودہ قانون آرٹی آئی کی منظوری تھا۔ تاہم بیورو کریسی کی مزاحمت اور بھٹو حکومت کی برطرفی کی وجہ سے یہ کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔⁶³

پاکستان کا آئین 1973، معلومات تک رسائی کے حق کیلئے کوئی مخصوص گارنٹی یا شناخت فراہم نہیں کرتا۔ تاہم 1993 میں سپریم کورٹ نے اس آئینی حکم کے حوالے سے قرار دیا کہ جمہوریت میں معلومات کے نمایاں ذرائع کے ناطے عوامی جوابدہی کے مفادات میں اپنی فیصلہ سازی اور کارگزاری کے متعلق معلومات نشر کرنے کیلئے حکومت ”پابند“ تھی [پاکستان لاڈائجسٹ ایس سی 746]⁶⁴۔ مزید برآں عدالت نے آزادی اظہار پر دستور کے آرٹیکل 19 کا واضح طور پر حوالہ دیا۔

تاہم نومبر 1996 میں محترمہ بینظیر بھٹو کی دوسری حکومت کی برطرفی تک ان فیصلہ جات نے قانون سازی میں کوئی جگہ نہ بنائی۔ کرپشن کے الزام پر بھٹو دور حکومت کی برطرفی کے بعد ملک معراج خالد کی عبوری حکومت نے 29 جنوری 1997 میں آرڈیننس معلومات تک رسائی نافذ کیا۔⁶⁵ تاہم یہ آرڈیننس منسوخ ہو گیا کیونکہ آنے والی پاکستان مسلم لیگ۔ نواز کی حکومت اس کو پارلیمنٹ سے منظور کرانے میں ناکام رہی۔^{66,67}

عملدرآمد کی ترویج سے متعلق کلیدی دفعات شامل ہیں۔ ان میں فرائض کے افشاء کی معلومات کے ساتھ مکملہ جاتی شکایات کو یقینی بنانے کیلئے سرکاری اداروں کے اندر مامور اہلکاران کی تقرری کی دفعات شامل ہیں۔ مزید برآں، بھارتی قانون، حق معلومات کے فروغ، جیسے عوامی آگاہی مہموں کا آغاز کرنا، کے لئے انفارمیشن کمیشن جیسے مرکزی ادارے کے قیام کا اہتمام کرتا ہے۔ تاہم یہ بات غیر واضح ہے کہ آیا پبلک آرٹی آئی فروغ سے متعلق یہ دفعات انفارمیشن کمیشن پر قانونی ذمہ داری عائد کرتی ہیں۔ آخر میں انڈیا کا قانون، آرٹی آئی کے بارے میں اہلکاران کی تربیت کا اہتمام کرتا ہے اور تمام سرکاری اداروں کے لئے موثر ریکارڈ رکھنے اور مینجمنٹ کے فروغ کیلئے اقدامات اٹھانے کو لازمی قرار دیتا ہے۔⁵⁸

آرٹی آئی فروغ کیلئے قانونی دفعات کے حوالے سے بنگلہ دیش کا آرٹی آئی نظام بھارت کے نظام سے زیادہ مضبوط ہے۔ CLD کی آرٹی آئی ریٹنگ کی سالانہ رپورٹ برائے 2013 کے مطابق اس میں تمام اہم شعبوں کے حوالے سے مضبوط تصریحات شامل ہیں۔ تاہم بھارت کے برعکس، سرکاری اہلکاران کی تربیت کے حوالے سے اس میں تصریحات موجود نہ ہیں۔⁵⁹

نیپال کے قانون میں، آرٹی آئی کے فروغ کے حوالے سے مخصوص اور ایسا مضبوط دفعات موجود نہ ہیں، جن میں ریکارڈ مینجمنٹ کا کم از کم معیار طے کرنے اور اطلاق اور معلومات سے متعلق اٹھائے گئے اقدامات اور فیصلہ جات رپورٹ کرنے کی مقتضیات شامل ہیں۔⁶⁰ آرٹی آئی کے فروغ سے متعلق دفعات کے حوالے سے یہ قانون خطے میں کمزور ترین نظر آتا ہے۔

پاکستان میں نظام کو اپنایا اور تسلیم کیا جانا

شناخت

پاکستان نے 23۔ جون 2010 کو آئی سی سی پی آر 1968 کی توثیق کی اور یہ قانون 23۔ ستمبر 2010 کو نافذ العمل ہوا۔ علاوہ ازیں 2008 میں اس معاہدے کی ابتدائی توثیق پر اپنے تحفظات کو پاکستان نے واپس

قومی اور صوبائی سطحوں پر منظوری

وفاقی سطح پر موجود آرڈیننس معلومات کی آزادی، جنرل پرویز مشرف کی فوجی حکومت میں 2002 میں نافذ کیا گیا۔ قانون ہذا 17 ویں دستوری ترمیم کے ذریعے بغیر کسی زیادہ پارلیمانی جائزہ یا ملکیت کے منظور کیا گیا⁶⁸ اور بعض اداروں نے یہ دعویٰ کیا کہ قانون ہذا کو پاکستان میں ADB کے مستقبل کے قرضہ جات سے مشروط منظور کیا گیا⁶⁹۔

سول سوسائٹی اور حکومت کے مابین مشترکہ کوششوں، جیسے 28-جون 2004 کو پلڈاٹ کی جانب سے منعقد کردہ پارلیمنٹریز اور پارلیمنٹری سٹاف کے لئے منعقدہ بریفنگ سیشن، کے نتیجے میں آرڈیننس معلومات کی آزادی 2002 میں بہت سی مختلف ترمیم کی تجاویز سامنے آئیں۔ تاہم، اس بریفنگ سیشن میں مدعو کردہ سپیکر صاحبان کے مطابق، حکومت کے اندر لاطعلقی کا کلچر ان کی منظوری کی راہ میں رکاوٹ ہے۔⁷⁰

صوبائی سطح پر بلوچستان اور سندھ نے بالترتیب 2005 اور 2006 میں آرڈیننس معلومات کی آزادی 2002 کا اعادہ کیا⁷¹۔ علاوہ ازیں 2013 میں خیبر پختونخواہ میں قانون حق معلومات اور پنجاب میں قانون شفافیت اور معلومات تک رسائی کی شکل میں مضبوط ترین قوانین منظور ہوئے۔⁷²

حق معلومات کے قانون کی متعلقہ دفعات کے تابع قائم کردہ پنجاب انفارمیشن کمیشن نے 2014 میں قواعد کا وضع کئے۔ خیبر پختونخواہ میں ابھی قواعد وضع نہیں کئے جاسکے ہیں۔ پنجاب انفارمیشن کمیشن نے 2015 میں حق معلومات سے متعلق تین شکایت، جناب وسیم عباسی بنام ڈپٹی سیکرٹری گورنر ہاؤس، وسیم عباس بنام پرنسپل سیکرٹری، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ اور عامر اعجاز بنام سیکرٹری پنجاب اسمبلی میں تاریخی فیصلہ جات بھی جاری کیے⁷³۔

خیبر پختونخواہ کا انفارمیشن کمیشن، 60 دنوں کے مقررہ عرصے میں آٹھ شکایات کا ازالہ نہ کر کے مدینہ طور پر اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام رہا ہے۔⁷⁴ انفارمیشن کمیشن کی حیثیت میں کمی کرتے ہوئے، خیبر پختونخواہ

حکومت نے 2015 میں حق معلومات کے قانون میں یہ ترمیم بھی منظور کی کہ اس کے احکامات کے خلاف ڈسٹرکٹ سیشن کورٹ میں اپیل کی جاسکے گی۔ اس ترمیمی قانون کے ذریعے صوبائی اسمبلی خیبر پختونخواہ اور پشاور ہائی کورٹ کو بھی معلومات کی فراہمی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔⁷⁵

ضلعی سطح پر آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2001 نے حق معلومات کو پاکستان کے سب سے زیادہ آبادی والے صوبے میں نافذ العمل کیا⁷⁶۔ پاکستان کی سینیٹ نے 9-جولائی 2015 کو مسودہ قانون مقامی حکومت اسلام آباد منظور کیا جو دیگر معاملات کے ساتھ ساتھ دارالحکومت میں مقامی حکومت کی جانب سے افراد کو معلومات تک رسائی کی گارنٹی دیتا ہے۔ سر دست مسودہ قانون ہذا صدارتی منظوری کا منتظر ہے۔⁷⁷

علاوہ ازیں، کے پی میں آرٹی آئی قانون سازی کی منظوری کے بعد، صوبے کے لوگ ضلعی سرکاری اداروں کی معلومات تک رسائی رکھتے ہیں۔ 9-اپریل 2013 کو منظور ہونے والی اٹھارویں دستوری ترمیم نے حق معلومات کو آرٹیکل 19A کے تحت بنیادی حق قرار دیا ہے۔^{79,80}

موجودہ عالمی معیار

ہے، قطع نظر اس کے ذرائع، تاریخ اجرا یا وہ صورت جس میں اسے سٹور کیا گیا ہو اور اس میں کلاسیفائیڈ ریکارڈ بھی شامل ہے۔

۲- سرکاری ادارہ: اس میں کلیدی سرکاری مفادات کے تحفظ کیلئے اہم معلومات رکھنے والی تمام برانچیں تمام سطح کی حکومتیں پرائیویٹ ادارے شامل ہیں جیسے ماحولیات اور صحت اور بین الاقوامی تنظیمیں؛

۳- ریکارڈ کا ضیاع: میں سرکاری ریکارڈ کا رضامندانہ ضیاع یا رسائی میں رخسہ اندازی شامل ہیں اس طرح ان کی درستگی اور دستیابی کا تحفظ ہے۔ قانون کو سرکاری ریکارڈ کے ضیاع کو مجرمانہ جرم کے طور پر دیکھنا چاہیے اور پبلک ریکارڈ مینجمنٹ کیلئے کم از کم معیارات واضح کرنا چاہیے۔ قانون ہذا کو مقصد ہذا کی تخصیص کیلئے مناسب ذرائع کی بھی ضرورت ہونی چاہیے۔⁸⁶

آرٹیکل 19 نامی ایک معروف انٹرنیشنل ایڈووکیسی آرگنائزیشن برائے فریڈم آف سپیچ اینڈ انفارمیشن نے حق معلومات کی مثالی قانون سازی کیلئے پیمانے مقرر کئے ہیں۔ ان پیمانوں کو دنیا میں پائے جانے والے بہترین دساتیر اور قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے Special Rapporteur on Freedom of Opinion and Expression 1999 نے ایک سالانہ رپورٹ اور اقوام متحدہ کے کمیشن برائے انسانی حقوق نے آزادی معلومات کی قرارداد دونوں نے 2000 میں ان کی توثیق کی ہے۔ بہت سی حکومتوں اور سول سوسائٹی آرگنائزیشنز نے آرٹی آئی کے فروغ کیلئے مختلف کوششوں میں ان اصولوں سے استفادہ کیا ہے۔ پاکستان میں پلڈاٹ⁸¹، قومی اسمبلی کی اسٹینڈنگ کمیٹی برائے انفارمیشن، براڈ کاسٹنگ اینڈ انٹرنیشنل ہیئرٹج⁸² اور مختلف دیگر اداروں نے مختلف رپورٹس اور پیپرز کے مقاصد کیلئے ان پیمانوں کو اختیار کیا ہے۔

اصول 1

یہ اصول حالات کے محدود پیمانے میں رہتے ہوئے سرکاری معلومات کے مکمل افشا کو ضروری گردانتا ہے۔ بہت سے ممالک بشمول بھارت⁸³ اور پاکستان⁸⁴ نے دستوری ضمانت کے ذریعے اصول ہذا کو یقینی بنایا ہے۔

حق ہذا کو بروئے کار لاتے ہوئے درخواست گزار کو معلومات کے حصول میں اپنی دلچسپی کے اظہار کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔ اس کے برعکس، سرکاری ادارے کی جانب سے قانونی معلومات کی استدعا کے انکار کو قانون میں واضح طور پر دستیاب جواز کی بنیاد پر ضروری باور کیا جانا چاہیے۔⁸⁵

اہم تعریفات

۱- معلومات: میں سرکاری ادارے میں رکھا ہوا جملہ ریکارڈ شامل

اصول 2: اشاعت کی ذمہ داری

آرٹی آئی کا نیا قانون سرکاری اداروں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ دستیاب ذرائع اور استعداد کے مطابق عوامی دلچسپی کی دستاویزات اور ریکارڈ کی رضا کارانہ طور پر نشر و اشاعت کا اہتمام کریں۔ علاوہ ازیں اس قانون کے تحت ان کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ معلومات عامہ کی اہم اقسام کی بھی صراحت کریں۔⁸⁷

درج ذیل زمروں کی معلومات شامل ہونی چاہئیں:

۱- سرکاری ادارے کی کارکردگی اس پر آنے والے اخراجات اس کے مقاصد، آڈٹ، اکاؤنٹس، معیار اور کامیابی وغیرہ سے متعلق معلومات

۲- درخواست، شکایت یا عوام سے براہ راست روابط کے نتیجے میں کسی دیگر اقدام سے متعلق معلومات

تک رسائی کیلئے طریق کار وضع کرے۔⁸⁸

اصول 4: استثناء کو محدود رکھنا
استدعا کردہ تمام معلومات فراہم کی جائیں گی ماسوائے ایسی معلومات جن سے عوامی مفاد کو نقصان کا خدشہ ہو:

۱- جائز استثناء: یہ ایسا استثناء ہے جو معلومات افشاء نہ کرنے کا جواز رکھتا ہو۔ اسے قانون میں واضح ہونا چاہیے اور یہ قانون کے نفاذ/امن عامہ پرائیویسی، قومی تحفظ، کمرشل مقاصد، انفرادی تحفظ، اپرائیویسی اور حکومت کی فیصلہ سازی کی سہا کے معاملات تک محدود ہوگا۔

۲- استثناء کا انتخاب واضح ہونا چاہیے اور اس میں نوعیت کی بجائے مواد کو ترجیح دی جائے۔ جہاں ضروری ہو استثناء صرف مخصوص مدت کیلئے ہو جس کے بعد عوام کے معلومات تک رسائی کے حق کو ترجیح دی جائے۔

۳- معلومات کی فراہمی سے انکار کا ایک طریق کار ہونا چاہیے جس میں یہ طے کیا جائے کہ روکی گئی معلومات کب افشاء کی جائیں گی۔⁸⁹

اصول 5: معلومات تک رسائی کو سہل بنانے کے طریق ہائے کار
قانون میں معلومات تک رسائی کیلئے درخواست دینے کا عمل تین سطح پر موجود ہونا چاہیے؛ سرکاری ادارے کے اندر کسی انفرادی انتظامی ادارے کو اپیل دائر کرتے وقت اور عدالت میں اپیل دائر کرتے وقت۔

جہاں ضروری ہو، معذور یا جزوی طور پر معذور لوگوں کیلئے معلومات تک رسائی کی دفعات بھی شامل کی جائیں۔ سرکاری اداروں کیلئے ضروری ہے کہ وہ معلومات تک رسائی کی درخواستوں کو پراسس کرنے اور قانون کے

۳- سرکاری پالیسی وضع کرنے اور فیصلہ سازی میں عوام کے لئے رہنمائی

۴- سرکاری ادارے کے پاس کون کون سی معلومات ہیں اور ان کو کیسے محفوظ رکھا گیا ہے

۵- عوام سے متعلق کسی اقدام یا پالیسی کو سمجھنے کیلئے اس کا مواد اور پس منظر

اصول 3: حکومت کا قابل رسائی ہونا

سرکاری اداروں تک رسائی کی ثقافت کو فروغ دینا ضروری ہے۔ قانون یہ بھی تقاضا کرتا ہے کہ عوام کی سرکاری اداروں تک رسائی کیلئے مناسب توجہ دی جائے اور رقوم مختص کی جائیں۔ اس ثقافت کے فروغ کیلئے درج ذیل اقدام اٹھانا ضروری ہیں:

۱- عوامی آگاہی: قانون تقاضا کرتا ہے کہ آرٹی آئی عوام کو آگاہی فراہم کرے اور معلومات کی اشاعت عمل میں لائے مثلاً درخواست دے کر معلومات حاصل کرنا اور ان معلومات تک رسائی کا طریق کار۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر سرکاری ادارہ اس مقصد کیلئے قائم کردہ یا خصوصی طور پر مقرر کردہ آرٹی آئی سے تعاون کرے جس کو کافی فنڈ فراہم کئے گئے ہوں۔

۲- تربیت اور صلاحیت سازی کے دیگر اقدامات: ہر سرکاری ادارے کیلئے ضروری ہے کہ وہ آرٹی آئی کی اہمیت اور اس کی قانون سازی کے مقصد سے متعلق اپنے ملازمین کو تربیت فراہم کرے۔ اس مقصد کیلئے قائم کردہ سرکاری ادارہ عوامی حکومت کو اس طرح فروغ دے سکتا ہے: (ا) آرٹی آئی سے متعلق بہتر کارکردگی کی صورت میں فوائد فراہم کرے؛ (ب) مستقبل میں اٹھائے جانے والے اقدام موجودہ اہداف پر پیش رفت اور قانون پر عملدرآمد کیلئے سفارشات سے متعلق پارلیمنٹ کو سالانہ رپورٹ فراہم کرے؛ (ج) سرکاری ریکارڈ

معلومات افشاء کرنے میں اگر کوئی مجرمانہ رکاوٹ ہو تو اتھارٹی کے پاس ان مقدمات کو اعلیٰ عدالتوں تک بھیجنے کا اختیار ہو۔ درخواست گزار اور سرکاری ادارے کو اپیلٹ باڈی کے فیصلوں کے خلاف اعلیٰ عدلیہ سے رجوع کرنے کا اختیار ہونا چاہیے۔⁹⁰

اصول 6: لاگت

معلومات تک رسائی کی درخواست دینے کیلئے لوگوں سے کارروائی فیس وصول نہ کی جائے۔ مطلوبہ معلومات کے حصول اور فراہم کرنے کی اصل معمولی فیس وصول کی جائے جو ہر درخواست کیلئے یکساں اضافی فیس نہ ہو۔⁹¹

اصول 7: عام اجلاس

سرکاری اداروں کے اجلاس سرعام ہونے چاہئیں چونکہ معلومات تک رسائی کے حق میں یہ جاننا بھی شامل ہے کہ حکومت مفاد عامہ کے نام پر کیا کر رہی ہے۔

اس تناظر میں اجلاس سے مراد ایسا باقاعدہ اجلاس ہے جس کے لئے کورم اور سرکاری قواعد کارروائی درکار ہوں۔ اجلاسوں کا پبلک نوٹس بروقت دیا جائے تاکہ عوامی شرکت کو یقینی بنایا جاسکے۔

طے شدہ طریق کار کے تحت یا مناسب وجوہات کی بناء پر اجلاس خفیہ ہو سکتے ہیں۔ تاہم اجلاس کو خفیہ طور پر کرنے کا فیصلہ سرعام ہوگا جو اس بات کا ثبوت ہوگا کہ فیصلہ شفاف ہوا ہے۔⁹² اور اس کے بارے میں عوام کو علم ہے اور یہ عوام کی منظوری سے ہوا ہے۔

اصول 8: معلومات افشاء کرنا اولین ہوگا

آرٹی آئی کا قانون تقاضا ہے کہ سرکاری معلومات افشاء کرنے سے متعلق

مطابق درست درخواستوں پر عملدرآمد کیلئے ایک اہلکار مقرر کریں۔ ان اہلکاران کیلئے ضروری ہے کہ وہ جہاں ضروری ہو معلومات تک رسائی کیلئے درخواست گزاروں کی رہنمائی کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ سرکاری اداروں کو بھی غلط بیانی اور دھوکا دہی پر مبنی درخواستوں کو رد کرنے کا اختیار حاصل ہونا چاہیے۔ علاوہ ازیں درخواستوں پر عملدرآمد کے عرصہ شکایات کی سماعت اور معلومات سے انکار کے تحریری جواب کی قانون میں واضح تصریح ہونی چاہیے۔

اپیل کا طریق کار

قانون میں کسی سرکاری ادارے کی جانب سے معلومات تک رسائی کی درخواست رد کرنے کے خلاف کسی انفرادی انتظامی ادارے کو اپیل دائر کرنے کا طریق کار واضح ہونا چاہیے۔

اس کمیشن کا معیار طے ہونا چاہیے اور اس کو کچھ استحقاقات حاصل ہونے چاہئیں:

- (ا) مالی اور انتظامی خود مختاری
- (ب) نمائندہ اداروں مثلاً کل جماعتی پارلیمانی کمیٹی کی جانب سے عملہ مقرر کرنے کا عمل

عوام کی جانب سے اپیل دائر کرنے میں کم سے کم لاگت آنی چاہیے اور اس کا فیصلہ بروقت ہونا ضروری ہے اور ہر شہری کو اس کی مالی حیثیت کے امتیاز کے بغیر اپیل دائر کرنے کا حق حاصل ہونا چاہیے۔ علاوہ ازیں اپیلٹ اتھارٹی کے پاس اپیل کی تفتیش کرنے کے پورے اختیارات ہونے چاہئیں جن میں گواہوں کی طلبی اور نظر ثانی کیلئے متعلقہ سرکاری ادارے سے مطلوبہ معلومات فراہم کرنے کا تقاضا کرنا شامل ہیں۔

اس حصہ میں، اوپر بیان کردہ عالمی پیمانوں کی بنیاد پر حق معلومات کے پاکستان کے مختلف قوانین کے مستحکم اور کمزور پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔⁹⁵

اس پیپر میں، مرکز اور صوبوں میں عملدرآمد اور مجاز اتھارٹیوں میں شکایات پر کارروائی کی موجودہ صورتحال پر بھی بحث کی گئی ہے۔

دیگر قوانین منسوخ یا رد کردیئے جائیں۔⁹³

اصول 9: معلومات فراہم کرنے والے افراد کا تحفظ

کسی ناجائز کام سے متعلق معلومات فراہم کرنے والا شخص ہر قسم کی قانونی، انتظامی یا ملازمت سے متعلق پابندیوں سے مستثنیٰ ہوگا۔ اس سلسلے میں کسی غلط کام سے مراد کسی جرم کا ارتکاب کرنا، قانونی ذمہ داری نہ نبھانا، بے انصافی کرنا، کرپشن یا بے ایمانی یا کسی سرکاری ادارے کی جانب سے کوئی سخت بدانتظامی ہے۔ یہ غلط کام انفرادی ہو یا اجتماعی، اس میں صحت، تحفظ اور ماحول کو لاحق خطرات بھی شامل ہیں۔

ان افراد کو اس وقت تک تحفظ حاصل رہے گا جب تک یقین ہو کہ افشاء ہونے والی معلومات درست ہیں اور کسی غلط کام کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ایسا تحفظ کسی قانون یا معاہدے کی خلاف ورزی سے متعلق تعزیری مقتضیات پر فوقیت حاصل ہوگی۔⁹⁴

پاکستان کی حق معلومات کی قانون سازی میں اہم سقم

پاکستان کی حق معلومات کی قانون سازی میں پائے جانے والے سقم کا جائزہ لینے کیلئے پلڈاٹ نے درج ذیل قوانین کا انتخاب کیا ہے: آرڈیننس معلومات تک رسائی کی آزادی 2002، قانون بلوچستان میں معلومات تک رسائی بابت 2005، قانون سندھ میں معلومات تک رسائی کی آزادی بابت 2006، قانون خیبر پختونخواہ میں معلومات تک رسائی کی آزادی بابت 2013 اور قانون پنجاب میں شفافیت اور معلومات تک رسائی کا حق بابت 2013؛ یہ قوانین اس وقت وفاق اور صوبوں میں نافذ العمل ہیں۔ ان میں سے وفاق بلوچستان اور سندھ کے قوانین مماثل یکساں ہیں، لہذا ان کا مجموعی تجزیہ کیا جائے گا۔

قانونی سقم مکمل افشا

وفاق سندھ اور بلوچستان

قوانین سندھ، بلوچستان اور مرکز کے ان جیسے قوانین کی نسبت کہیں زیادہ موثر ہیں۔

اشاعت کی ذمہ داری

وفاق سندھ اور بلوچستان

دفعہ 5 کے تحت عوام کی آگہی کو یقینی بنانے کیلئے یہ قوانین، قواعد، ضوابط، نوٹیفکیشن، ذیلی قوانین، مینوئل اور آرڈرز کی اشاعت اور مختلف مقامات پر مہیا کرنے کا تقاضا کرنا ہے۔ یہ دفعہ درج بالا مقاصد کو پورا کرنے سے قاصر ہے کیونکہ اس مقصد کیلئے مختص ذرائع کی فراہمی کے باوجود یہ دفعہ واضح طور پر اقدام اٹھانے کا تقاضا نہیں کرتی¹⁰⁰۔

پنجاب اور خیبر پختونخواہ

خیبر پختونخواہ اور پنجاب کے آرٹی آئی قوانین میں proactively افشاء ہونے والی معلومات کی ایک تفصیلی فہرست موجود ہے۔ دونوں قوانین سرکاری اداروں پر تقریباً یکساں ذمہ داری عائد کرتے ہیں تاہم کے پی میں قانون کی دفعہ 5(1)(f) سرکاری اداروں اور فیصلوں کے پس منظر کی معلومات افشاء کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ جبکہ معلومات کو فوری افشاء کرنے کیلئے قانون آرٹی آئی پنجاب کی دفعہ 4 میں کوئی ایسی تقاضا موجود نہ ہے۔^{101,102} اشاعت کی ذمہ داری کے حوالے سے پنجاب میں آرٹی آئی کا قانون سب سے زیادہ موثر جبکہ مرکز، سندھ اور بلوچستان میں یہ قانون سب سے کم زور ہے۔

حکومت کا قابل رسائی ہونا

وفاق سندھ اور بلوچستان

ان قوانین میں آرٹی آئی سے متعلق عوام کی آگاہی یا آرٹی آئی پر عملدرآمد کے ذمہ خود مختار قانون ساز ادارے کو مجاز کرنے سے متعلق دفعات موجود نہ ہیں۔ اگرچہ دفعہ 4، سرکاری ریکارڈ کی برقراری اور انڈیکسنگ کا ضرور اہتمام کرتی ہے ان قوانین کیلئے وضع کردہ قواعد¹⁰³ مثال کے طور پر وفاقی

یہ قوانین اس معیار پر پورا اترنے سے قاصر ہیں کیونکہ یہ معلومات کی تمام اقسام تک رسائی فراہم نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر قانون ہذا کی دفعہ 8 کے تحت یہ قوانین فائل کی نوٹنگ، اجلاسوں کے منٹس اور بینکوں کے ریکارڈز سے متعلق معلومات فراہم کرنے سے قاصر ہیں⁹⁶۔ اسی دفعہ کے تحت حکومت کو دیگر ریکارڈز کی معلومات فراہم نہ کرنے کے صوابدیدی اختیارات حاصل ہیں۔ معلومات تک مکمل رسائی سے متعلق کوئی دفعہ موجود نہ ہے مثلاً مفاد عامہ کیلئے معلومات فراہم کرنے یا نہ کرنے سے متعلق تین سطحی ٹیسٹ متعین کرنا⁹⁷۔ بہت زیادہ استثناء کی بناء پر دفعہ 15 تا 18 کے تحت یہ قوانین دفعہ 2(h)(v) میں مندرج سرکاری ریکارڈز کی تفصیل کے باوجود معلومات تک مکمل رسائی فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔

پنجاب اور خیبر پختونخواہ

خیبر پختونخواہ اور پنجاب کے حق معلومات قوانین میں مستثنیٰ معلومات کی واضح فہرست موجود ہے۔ معلومات کی دیگر اقسام تک عوام کو رسائی حاصل ہوگی جس سے متعلق دونوں قوانین میں فراہم کی جانے والی معلومات مندرج ہیں۔ خیبر پختونخواہ کے قانون کی دفعہ 14 میں استثناء کی واضح فہرست موجود ہے جبکہ دفعہ 15 تا 22 میں ایسے امور مندرج ہیں جن کو افشاء کرنا نقصان کا باعث ہے۔⁹⁸ نقصان کی نسبت زیادہ فائدے کی صورت میں ان قوانین میں پہلے بیان کریں تین سطحی ٹیسٹ بھی موجود ہے۔

دوسری طرف، پنجاب میں دفعہ 13 میں قانون کے تحت استثناء کی واضح فہرست موجود ہے اور اس دفعہ میں بشرطیکہ نقصان کے ٹیسٹ کے معیار پر پورا اترتے ہوں، بعض ایسے امور درج ہیں جن کو افشاء کرنے سے نقصان کا خدشہ ہو۔⁹⁹ ان دفعات کی بناء پر پنجاب اور کے پی کے میں آرٹی آئی کے

تک رسائی کا حق 2013 سب سے زیادہ موثر ہے۔

استثناء

وفاق سندھ اور بلوچستان

یہ قوانین افشاء سے مستثناء معلومات کی اقسام کی واضح فہرست فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔ مثال کے طور پر آرڈیننس معلومات تک آزادانہ رسائی 2002 کی دفعہ 7 عوام کیلئے معلومات کا نہایت محدود ریکارڈ فراہم کرتی ہے۔ علاوہ ازیں، دفعہ 8 معلومات کی بعض ایسی اقسام بیان کرتی ہے، مثلاً فائل نوٹنگ اور اجلاسوں کے منٹس، جو افشاء کرنے سے مستثناء ہیں۔ اس میں معلومات کی بعض دیگر اقسام بھی شامل ہیں جو کسی صورت ظاہر نہ کی جائیں۔ یہ بات بھی توجہ طلب ہے اس میں معلومات کی مستثناء اقسام پر نظر ثانی کیلئے دفعہ موجود نہ ہے اس لئے یہ استثناء ہمیشہ جاری رہتا ہے۔

پنجاب اور خیبر پختونخواہ

یہ قوانین مرکز اور دیگر صوبوں میں قوانین کے برعکس اصطلاح 'انفارمیشن' کی تعریف بیان کرتے ہیں۔ تاہم خیبر پختونخواہ کے قانون میں اس کی تعریف مبہم اور غیر واضح ہے، اس لئے اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ پنجاب کا قانون اس اصطلاح کی تفصیلی اور جامع تعریف بیان کرتا ہے۔¹¹¹ کے پی کے قانون کی دفعہ 14، استثناء کی کم از کم اور شفاف فہرست مہیا کرتا ہے جبکہ دفعات 15 تا 22 ان مخصوص مفادات کا تحفظ کرتی ہیں جن کو افشاء کرنے سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ قانون کی دفعہ (f) 14 کے تحت، تمام مخصوص استثناء محدود مدت کیلئے ہیں۔ جبکہ دفعہ (l) 5(1) کے تحت کے پی کے آرٹی آئی کمیشن کو انفارمیشن کی مزید اقسام کی صراحت کیلئے بااختیار بنایا گیا ہے بشرطیکہ وہ اپنے فرائض کو احسن طریقے سے سرانجام دے۔ آخر میں دفعہ (d) 14 اور (e) 14 عوام الناس کے مفاد میں افشاء کرنے کا مضبوط نظر یہ رکھتی ہے۔¹¹²

سطح پر اس حوالے سے کوئی ضوابط اور کم از کم معیار فراہم نہ کرتے ہیں۔¹⁰⁴ ان قوانین میں آرٹی آئی سے متعلق آگاہی فراہم کرنے اور مختلف سرکاری محکموں میں آرٹی آئی پر عملدرآمد کرانے کے ذمہ دار اہلکاران کو تربیت فراہم کرنے کا ذکر موجود نہ ہے۔¹⁰⁵

پنجاب اور خیبر پختونخواہ

معلومات فراہم کرنے والے سرکاری اہلکاران کی تربیت (ذیلی دفعہ (e) 5) عوام کی آگاہی کیلئے آرٹی آئی کا فروغ (ذیلی دفعہ (f) 5) اور یوزر مینولز کی اشاعت (ذیلی دفعہ (h) 5) انفارمیشن آفیسر کیلئے ہینڈ بکس / مینولز کی اشاعت (ذیلی دفعہ (i) 5) اور صوبے میں آرٹی آئی پر عملدرآمد کی صورتحال سے متعلق ایک سالانہ رپورٹ سے متعلق پنجاب کے آرٹی آئی قانون کی دفعہ 6 میں ضوابط موجود ہیں۔ (ذیلی دفعہ 6 اور 7)۔ اس قانون میں دفعہ 8 کے تحت معلومات تک رسائی میں آسانی پیدا کرنے کیلئے سرکاری ریکارڈز کی نگرانی اور انڈیکسنگ خاص طور پر ریکارڈز کی کمپیوٹرائزیشن کیلئے تفصیلی دفعات موجود ہیں۔¹⁰⁶ علاوہ ازیں پنجاب شفافیت اور معلومات تک رسائی کے قواعد جو 4۔ جنوری 2015 کو نوٹیفائی ہوئے کے تحت پنجاب انفارمیشن کمیشن نے سرکاری ریکارڈز کی مینٹیننس اور انڈیکسنگ کے قواعد اور کم از کم معیار مقرر کیا ہے۔¹⁰⁷ کے پی میں بھی اسی طرح کا کمیشن قائم کیا گیا ہے لیکن سرکاری ریکارڈز کے تحفظ کے سلسلے میں یہ نسبتاً کمزور ثابت ہوا ہے۔¹⁰⁸ مثال کے طور پر یہ سرکاری ریکارڈز کے انتظام کیلئے کم از کم معیار مقرر کرنے میں ناکام رہا ہے۔¹⁰⁹ مزید برآں یہ قانون کے پی میں آرٹی آئی کے فروغ میں کمزور ثابت ہوا ہے۔ خیبر پختونخواہ کے آرٹی آئی قانون کی دفعہ 25 کمیشن سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ سرکاری اہلکاران کی تربیت (ذیلی دفعہ (d) 3) اور قانون کے تحت عوامی حقوق کی اشاعت کا اہتمام کرے (ذیلی دفعہ (e) 3) یہ تفصیلات پنجاب کا قانون میں موجود تفصیلات کے مساوی نہ ہیں۔ تاہم پنجاب کے قانون کی طرح کے پی کے آرٹی آئی قانون 2013 میں دفعات موجود ہیں۔ دفعہ 25 یوزر مینولز کی اشاعت اور صوبے میں آرٹی آئی پر عملدرآمد کی صورتحال سے متعلق سالانہ رپورٹ سے متعلق ہے۔¹¹⁰ لہذا اوپن گورنمنٹ کے اصول کے سلسلے میں قانون پنجاب شفافیت اور معلومات

رسائی میں معاونت کے طریقہ ہائے کار

وفاق سندھ اور بلوچستان

مذکورہ قوانین سرکاری باڈیز اور متعین کردہ اہلکاروں کو اس امر کا پابند بناتے ہیں کہ وہ درخواست کنندگان کی معاونت کریں، تاہم وہ اس کیلئے کوئی طریق کار وضع نہیں کرتے۔ اس بارے میں نہ تو وفاق اور سندھ اور نہ بلوچستان میں ہی کوئی اعلامیہ جاری کیا گیا ہے¹¹³۔ دفعہ (ii) (2) (3) کے تحت ان قوانین کو کم از کم لاگت میں معلومات افشا کرنے کیلئے سہولت لینے کیلئے بیان کیا جانا چاہیے۔ تاہم مذکورہ قوانین میں بہت ساری دفعات اس شرط سے متصادم ہے۔¹¹⁴ اپیل کرنے کے حق پر غیر ضروری پابندیوں، سرکاری باڈیز اور اہلکاروں پر افشا کرنے کے فرائض کی خلاف ورزی پر منظوری کیلئے دفعات کی عدم موجودگی¹¹⁵ اور درخواست فارم کیلئے سخت شرائط (دفعہ (a) (2) (13)۔¹¹⁶ مزید برآں جبکہ مذکورہ قوانین میں معلومات کی درخواست کا جواب دینے مدت مقرر ہے، تاہم شکایات سننے کے حوالے سے ایسی کوئی شرط عائد نہیں کی گئی ہے۔¹¹⁷

پنجاب اور خیبر پختونخواہ

خیبر پختونخواہ میں ڈیوٹی پر موجود سرکاری اہلکاروں کو درخواست کنندگان کی معاونت کرنے کیلئے قانون میں واضح اور تفصیلی طریق کار موجود ہے۔ قانون کم از کم لاگت میں معلومات فراہم کرنے کے حق میں وسیع قیاس کرتا ہے۔ یہ انفرادی طور پر لوگوں کو اپیل کرنے کا وسیع حق فراہم کرتا ہے۔ قانون میں درخواست فارم پر بہت ساری دفعات شامل ہیں۔ لیکن قانون بیان کرتا ہے کہ ان شرائط کو معلومات افشا کرنے کی سہولیات مہیا کرنے میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ قانون اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ معلومات حاصل کرنے کی درخواست اور درخواستوں کا عمل اور ان کا جواب دس دن کی معینہ مدت میں دیا جانا چاہیے۔ تاہم ایسی درخواستیں جو کسی کی زندگی اور آزادی کے بارے میں ہوں ان کو لازماً دو ایام کار میں کیا جانا چاہیے۔ تاہم قانون شکایات کے ازالے کیلئے کوئی بھی مدت متعین نہیں کرتا۔¹¹⁸

پنجاب میں قانون مقرر کردہ اہلکاروں کو اس بات کا پابند بناتا ہے کہ وہ معاونت کرنے والوں سے درخواست کریں، خاص طور پر اگر وہ کسی نظر انداز طبقے سے ہوں اور معلومات کی درخواست کی ہیئت پر سخت شرائط عائد نہیں کرتا۔ یہ مقرر کردہ انفارمیشن افسران سے چاہتا ہے کہ یہ درخواست کنندگان کی جانب سے درخواست کردہ طریق کار کے مطابق معلومات مہیا کریں۔ درخواست کا جواب دینے کیلئے چودہ ایام کار مقرر ہیں لیکن کسی کی زندگی اور آزادی خطرے میں ہونے کی صورت میں اس وقت کو دو ایام کار تک محدود کر دیا گیا ہے۔¹¹⁹ قانون درخواستوں کے تصفیہ کیلئے تیس ایام کار کا وقت مقرر کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب کا قانون معلومات تک بہتر رسائی فراہم کرتا ہے۔

معلومات تک قیمتاً رسائی

وفاق سندھ اور بلوچستان

بلوچستان، سندھ اور وفاق کی سطح پر قانون میں فیس کی ادائیگی کا امتناعی شیڈول موجود ہے جو بلوچستان میں درخواست کنندگان سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ این۔بی۔پی ایس۔بی۔پی کے خزانے میں پچاس روپے جمع کروائے اور پہلی دس کاپیوں کے بعد فی صفحہ پانچ روپے اضافی جمع کروائے گا۔ کاغذات کی کاپی کرنے کا خرچہ دس صفحات سے زائد ہونے کی صورت میں ممنوع ہے، خاص طور پر جب گزارشات کی نقول سے قبل دستاویزات کا معائنہ کرنے کے حق سے قانون کے مطابق انکار ہو چکا ہو۔¹²⁰

پنجاب اور خیبر پختونخواہ

پی آر ٹی آئی کمیشن کی جانب سے سب سے پہلے نوٹیفائی کردہ فیسوں کا شیڈول کافی حد تک ممنوع تھا جو تمام درخواستوں پر یکساں فیس عائد کرتا تھا اور صوبہ میں نوٹو کاپی کا خرچہ کی فی صفحہ فیس اوسط لاگت سے دوگنی ہے۔¹²¹ کے پی کے انفارمیشن کمیشن کی جانب سے متعارف کروایا جانے

متعلقہ دیگر تمام قوانین پر فوقیت حاصل ہوگی۔¹²³ اسی طرح کے پی آر ٹی آئی قانون کی دفعہ (2)3 میں بھی ایسی ہی دفعات موجود ہیں¹²⁴۔

معلومات فراہم کرنے والے کا تحفظ

وفاق سندھ اور بلوچستان

متعلقہ قوانین میں سے اس کے تحفظ کی دفعات موجود نہیں ہیں۔

پنجاب اور خیبر پختونخواہ

کے پی کے قانون کی دفعہ 30 عوام الناس کے فائدے میں کام کرنے والے افراد کے تحفظ پر مشتمل ہے۔ ان تحفظات میں کسی قانون کی خلاف ورزی ملازمت فرائض کی خلاف ذمہ داری کے خلاف تحفظ شامل ہے، مگر شرط یہ ہے کہ اس نے کسی غلط اقدام کی معلومات ظاہر کی ہوں¹²⁵۔ تاہم پنجاب کے قانون میں ایسی کوئی دفعات شامل نہ ہیں۔¹²⁷

انتظامی خامیاں

پلڈاٹ کی جانب سے گورننس کے معیار کے جائزے پر مبنی سکور کارڈ سیریز کے شفافیت کے حصے میں 14-2013 کے دوران آر ٹی آئی کے مرکز اور صوبوں میں نفاذ کیلئے کئے گئے اقدامات پر جامع تجزیہ شامل ہے۔

وفاقی سطح

حکومت کی سرگرمیوں کو فروغ دینے اور ان کو عام کرنے کیلئے اٹھائے گئے اقدامات اور سرکاری اہلکاروں کو انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ٹریننگ کی دفعات کے باوجود وفاقی حکومت کو ابھی جدید آر ٹی آئی کی قانون سازی نافذ کرنی ہے حالانکہ نیا مسودہ تیار کیا جا چکا ہے¹²⁷، قانون کا یہ مسودہ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا اگر موجودہ حالت میں منظور ہو جائے تو یہ آر ٹی آئی کی عالمی ریٹنگ میں سرفہرست آسکتا ہے۔ وفاقی حکومت کو اس مسودہ کی موجودہ حالت میں جلد از جلد منظوری کیلئے کہا گیا ہے۔¹²⁸

والا لاگت کے نظر ثانی شدہ شیڈول میں ہر درخواست کیلئے یکساں فیس شامل نہیں ہے۔ مزید برآں یہ فیس صفحات سے کم دستاویزات کا ریکارڈ مفت مہیا کرتا ہے اور جو اس سے زائد ہوں اس پر دو روپے فی صفحہ چارج کرتا ہے۔ ایک اضافہ کے ساتھ پنجاب انفارمیشن کمیشن کی جانب سے متعارف کروائی جانے والی لاگت کے شیڈول میں اوپر بیان کردہ خصوصیات شامل ہیں۔ یہ درخواست کنندہ سے پوسٹل لاگت برداشت کرنے کا تقاضا نہیں کرتا ہے جبکہ کے پی کے میں پوسٹل لاگت درخواست کنندہ ہی برداشت کرے گا۔¹²²

اجلاسوں کا عام ہونا

وفاق سندھ اور بلوچستان

مذکورہ قوانین میں ایسی کوئی دفعات موجود نہ ہیں۔

پنجاب اور خیبر پختونخواہ

مذکورہ قوانین سرکاری باڈیز پر افشا کرنے کی ذمہ داریاں عائد کرتے ہیں جن میں سرکاری اجلاسوں سے متعلق معلومات کا افشا کیا جانا شامل ہے۔

افشا کو فوقیت حاصل ہونا

وفاق سندھ اور بلوچستان

معلومات تک رسائی سے متعلق معاملات میں آر ٹی آئی قانون سازی کو دیگر قوانین پر فوقیت حاصل نہ ہے۔ درحقیقت یہ قوانین رازداری کے دیگر قوانین جیسے قانون آفیشل سیکریٹس 1923 کے تابع ہیں۔

پنجاب اور خیبر پختونخواہ

دونوں قوانین عوام کی معلومات تک رسائی کے دیگر قوانین پر فوقیت رکھتے ہیں۔ پنجاب کے قانون کی دفعہ (1)24 واضح طور پر اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس قانون کو پبلک ریکارڈ کی مینجمنٹ اور افشا کرنے سے

مختسب کے احکامات کے باوجود کسی کو بھی جواب نہ دیا گیا۔¹³⁵

خیبر پختونخواہ

5- نومبر 2013 کو خیبر پختونخواہ جدید اور ترقی پسند آرٹی آئی قانون سازی کو منظور کرنے والا پہلا صوبہ بنا۔ اس کے قیام کے بعد کے پی رائٹ ٹو انفارمیشن کمیشن نے سرکاری اہلکاروں کے پبلک انفارمیشن آفیسر اور نوے دیگر سرکاری اہلکاروں کی آرٹی آئی کے تحت ٹریڈنگ کا اہتمام کیا۔¹³⁶ تاہم فی الحال خیبر پختونخواہ میں معلومات کی درخواستوں سے نمٹنے کیلئے کوئی بھی قواعد کار موجود نہیں ہیں جو صوبائی حکومت اور کے پی آرٹی آئی کمیشن کی مشترکہ ناکامی ہے۔ کمیشن کو پبلک ریکارڈ کی مینجمنٹ کیلئے کم از کم معیار کو نوٹیفائی کرنا باقی ہے۔ فیسوں کے پہلے شیڈول¹³⁷ پر تنقید کے بعد کمیشن نے یکم جون 2015 کو فیسوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول جاری کیا۔¹³⁸

مزید برآں یکم جون 2014 سے 30 جولائی 2015 کے دوران صوبہ کی پبلک باڈیز نے معلومات کی 38 درخواستیں موصول کیں جن میں سے چودہ کو براہ راست جواب دیا گیا۔ مزید برآں کے پی آرٹی آئی کمیشن اس متعین وقت میں معلومات کے افشا کئے جانے کی آٹھ شکایات کا جواب دینے میں ناکام رہا۔¹³⁹

پنجاب

اس حقیقت کے باوجود کے انفارمیشن کمیشن پنجاب کا بجٹ اکتوبر 2014 میں ریلیز کر دیا گیا تھا، کمیشن کو مئی 2015 تک محض زمین ہی الاٹ کی جا سکی تھی۔ تاہم تب سے کمیشن بہت تندی سے کام کر رہا ہے اس نے قانون پنجاب شفافیت اور حق معلومات 2013 کے لئے 4- جنوری 2015 کو قواعد وضع کئے ہیں۔ اس نے 19 جنوری 2015 کو لاگت کا شیڈول جاری کیا۔

معلومات کی فراہمی کے حوالے سے صوبہ میں 114 درخواستیں موصول

یکم جولائی 2014 سے 30 جون 2015 کے دوران وفاق میں معلومات کے افشا کرنے بارے میں شکایات سے نمٹنے کے بارے میں صرف وفاق میں معلومات حاصل کرنے کے بارے میں تین درخواستیں جمع کروائی گئیں، لیکن کسی کو بھی جواب نہیں دیا گیا۔¹²⁹ مزید برآں وفاقی مختسب کے پاس درج کروائی جانے والی تین شکایات میں سے دو پر معلومات فراہم کئے جانے کی ہدایات جاری کی گئیں۔¹³⁰

سندھ

قانون سندھ معلومات کی آزادی 2006 کے بعد سندھ کی صوبائی حکومت نے کوئی پالیسی وضع نہ کی ہے جو عوام کی معلومات تک رسائی کو بہتر بنائے۔¹³¹

مزید برآں یکم جولائی 2014 سے 30 جون 2015 کے دوران لوگوں کی جانب سے پبلک انفارمیشن کی دو درخواستیں جمع کروائی گئیں جن میں سے کسی کا جواب نہ دیا گیا۔¹³² مذکورہ درخواست دہندگان کو سندھ مختسب کی جانب سے جاری کردہ احکام کے باوجود بھی معلومات فراہم نہ کی گئیں۔¹³³

بلوچستان

پلڈاٹ بلوچستان میں آرٹی آئی قانون سازی میں اہم مشکلات دیکھتا ہے۔ صوبہ کو ابھی تک اپنا غیر موثر شدہ آرٹی آئی قانون اپ ڈیٹ کرنا ہے یا لاگت کے ممنوع شیڈول پر نظر ثانی کرنا ہے جنہوں نے 14-2013 کے درمیان شہریوں کو کسی بھی معلومات سے متعلق درخواست جمع کروانے سے روکا۔¹³⁴

اس طرح سال 2014-15 بلوچستان میں سرکاری معلومات کی فراہمی کے حوالے سے غیر موثر سال رہا۔ صوبہ میں پبلک باڈیز کو معلومات کی دو درخواستیں جمع کروائی گئیں۔ تاہم اس معاملے کے بارے میں بلوچستان

ہوئیں۔ جن میں سے صرف 12 نے متعلقہ پبلک باڈی سے براہ راست جواب موصول کیا۔ انفارمیشن کمیشن پنجاب کو پبلک انفارمیشن کوآرڈینیشن کو افشانه کرنے پر 102 درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے صرف 27 کو کمیشن کے احکامات پر معلومات فراہم کی گئیں۔ کمیشن نے 30 جون 2015 تک 350 پبلک انفارمیشن آفیسرز کی تربیت کا انعقاد کیا۔¹⁴⁰

حق معلومات قانون سازی پر عملدرآمد کے فوائد

اور قوانین کی خلاف ورزی کیلئے جواب دہ ٹھہرا سکیں۔

حکومت کیلئے فوائد

آپریشنل کارکردگی میں اضافہ
آرٹی آئی قانون سازی کا موثر نفاذ حکومتوں کو اپنا اندرونی انفارمیشن
میجمنٹ کے نظام کو بہتر بنانے میں حوصلہ افزائی کرنے کے قابل بناتا ہے۔
یہ سرکاری معلومات کی تیز اور معمولی لاگت سے افشا کرنے کو یقینی بناتا ہے
اور سرکاری اداروں کی ادارتی یادداشت کو مضبوط کرتا ہے؛ اہلکاروں کو مزید
انفارمڈ پالیسیز چوائسز بنانے کیلئے مزید اعلیٰ طریق سے معاونت فراہم کرتا
ہے۔

گلوبل پارٹنرز اینڈ ایسوسی ایشن کی جانب سے شائع کی جانے والے دستاویز
کے مطابق، سرکاری شفافیت کو بڑھانے کیلئے اٹھائے گئے اقدامات سے
حکومتوں کو بہت فائدہ حاصل ہوا ہے۔¹⁴¹

ووٹرز کا اعتماد / شہریوں کا مینڈیٹ

سرکاری معلومات کا افشا کرنا، عوام کے حکومت پر اعتماد میں بہتری لانا ہے
اور یہ اس کے اندرونی معاملات کے بارے میں شکوک کو دور کرتا ہے۔ اس
سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ کیوں مقبول تحریک چاہے جو
ہندوستان کی ریاستوں راجستھان یا مہاراشٹر میں کرپشن کے خلاف ہوں یا
جو نیپال میں بادشاہت کے خلاف، ان میں عام طور پر معلومات کے حق کی
یقین دہانی کی مضبوط ڈیمانڈ موجود ہوتی ہے۔

سول سوسائٹی کیلئے فوائد

سول اداروں جیسے میڈیا اور سول سوسائٹی آرگنائزیشن اور عام شہریوں نے
آرٹی آئی قانون سازی کے موثر نفاذ سے فائدہ اٹھایا ہے۔¹⁴²

ذاتی معلومات کی درخواستیں

شہریوں کو اپنی ذاتی معلومات تک رسائی بہت آسان ہو گئی ہے جن میں
میڈیکل ریکارڈز اور بعض فوائد کی اہلیت کے بارے میں معلومات بھی
شامل ہیں۔ حتیٰ کہ ایسے ممالک جہاں آرٹی آئی کے قیام سے پہلے بھی ایسی
درخواستیں عام تھیں، تاہم اب سرکاری معلومات تک رسائی کیلئے قوانین
آنے کے بعد ذاتی معلومات کی درخواستوں سے نمٹنے کے طریق کار میں
خاصی بہتری آئی ہے۔

قانون کی حکمرانی اور بڑھتی ہوئی جواب دہی

معلومات کے حق کا فروغ عوام الناس کی سرکاری قوانین اور پالیسیز اور ان
کی اپنی قانونی ذمہ داریوں کے بارے میں آگاہی بڑھاتی ہے۔ یہ کئی
طریقوں سے قانون کی حکمرانی مضبوط کرتی ہے:

(ا) جن قوانین اور پالیسیز کے تحت وہ زندگی گزارتے ہیں، ان کے
بارے میں زیادہ عوامی آگاہی سے انہیں قانون کی تعمیل اور
پاسداری کرنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

(ب) شہریوں کو باختیار بنایا جاتا ہے کہ وہ چیک کر سکیں کہ حکومت
عوام الناس کے فائدے میں قوانین بنا رہی ہے یا کہ وہ کسی
خاص فائدہ بخش گروپس کے زیر اثر ہے۔ لوگ اب اس قابل
ہو رہے ہیں کہ وہ حکومت کو کرپشن، بدانتظامی اور سرکاری پالیسیز

بہترین سروس مہیا کرنے کیلئے حکومت پر دباؤ ڈالنا
کمزور سماجی خدمات کے حامل ممالک میں آرٹی آئی قانون سازی نے
شہریوں کو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ موثر سروس لینے اور سماجی خدمات کی
دفعات میں مصالحت، رکاوٹ، تاخیر کو کم کرنے کیلئے حکومت پر دباؤ ڈال
سکیں۔ بہت سارے ممالک میں شہری اور سول سوسائٹی آرگنائزیشنز نے

آرٹی آئی قوانین کو سروس پہنچانے کی کارکردگی کے میکنزم اور ان کی بہتری کو جانچنے کیلئے استعمال کیا ہے۔

بدعنوانی اور دیگر غلط کاموں کا خاتمہ

معلومات کے حق کے فروغ نے عام شہریوں اور دنیا کی سول سوسائٹی آرگنائزیشن کو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ حکومت کی کرپشن اور بدانتظامی کو افشا کر سکیں۔ آرٹی آئی قوانین شہریوں اور سول سوسائٹی آرگنائزیشن دونوں قومی اور مقامی سطح پر شہری حقوق کے تحفظ کی یقین دہانی کیلئے بھی استعمال کیے جا رہے ہیں۔

فیصلہ سازی میں شراکت

شہریوں اور سول سوسائٹی آرگنائزیشن کو باختیار بنایا جا رہا ہے کہ وہ آرٹی آئی قانون سازی کے نفاذ کے ذریعے حکومت میں حصہ لے سکیں۔ ایسے قوانین کی عدم موجودگی میں لوگوں کے پاس ذرائع نہیں تھے کہ وہ حکومتوں کی جانب سے کیے جانے والے فیصلوں اور سرگرمیوں کو مانیٹر یا ان کا جائزہ لے سکیں۔ حتیٰ کہ ان ممالک میں جہاں ایسی معلومات فوری دستیاب ہیں، حکومتی قوانین اور پالیسیز سے متعلق اضافی معلومات لوگوں کیلئے حکومتی کارکردگی کے بارے میں فیڈ بیک مہیا کرنے کیلئے ضروری ہو سکتی ہے۔

تفیشی رپورٹنگ

تمام جمہوریتوں میں میڈیا، حکومت کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے اور سرکاری اہلکاروں کا رویہ اور عوام کو معلومات فراہم کرنے کیلئے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ میڈیا لوگوں کو ان کی ذمہ داریوں اور ان کے حقوق کی مبینہ خلاف ورزی کے بارے میں بھی آگاہ کرتا ہے۔ آرٹی آئی کے موثر نفاذ نے تمام مذکورہ بالا شعبوں میں میڈیا کی کارکردگی کو مستحکم کیا ہے۔

حوالہ جات

1. Mendel, Toby (1999): pg. 1, "Freedom of Information as an Internationally Protected Human Right", [online at <https://www.article19.org/data/files/pdfs/publications/foi-as-an-international-right.pdf>, accessed on July 28, 2015].
2. Ibid.
3. Centre for Law and Democracy & Access Info Europe (2013): pg. 8, "Overview of Results and Trends", Global RTI Rating Data Analysis Series, September, Canada; [online at <http://www.law-democracy.org/live/wp-content/uploads/2013/09/Report-1.13.09.Overview-of-RTI-Rating.pdf>, accessed 30 July, 2015]
4. Ibid. pg. 9.
5. Ibid.
6. Ibid.
7. United Nations Treaty Collection (2015), "Chapter IV: International Covenant of Civil and Political Rights", [online at https://treaties.un.org/Pages/ViewDetails.aspx?src=TREATY&mtsg_no=IV-4&chapter=4&lang=en, accessed August 7, 2015].
8. Mendel, Toby (1999): pg. 3, "Freedom of Information as an Internationally Protected Human Right", [online at <https://www.article19.org/data/files/pdfs/publications/foi-as-an-international-right.pdf>, accessed on July 28, 2015].
9. The Asia Foundation (2014): pg. 1, "Citizens' Access to Information in South Asia", Regional Synthesis Report, August, Nepal.
10. Centre for Law and Democracy & Access Info Europe (2013): pg. 9, "Overview of Results and Trends", Global RTI Rating Data Analysis Series, September, Canada; [online at <http://www.law-democracy.org/live/wp-content/uploads/2013/09/Report-1.13.09.Overview-of-RTI-Rating.pdf>, accessed 30 July, 2015]
11. Ibid. pg. 10 – 11
12. Ibid. pg. 10
13. Ibid. pg. 11
14. Ibid.
15. Laura Neuman & Richard Calland (2007): pg. 8, "Making the Access to Information Law Work: The Challenges of Implementation", The Right to Know, ed. A. Forini; [online at http://www.cartercenter.org/resources/pdfs/peace/americas/making_the_law_work.pdf, accessed 30 July, 2015]
16. The Asia Foundation (2014): pg. 1, "Citizens' Access to Information in South Asia", Regional Synthesis Report, August, Nepal.
17. Ibid.
18. Ibid. pg. 11
19. Ibid.
20. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data", Global RTI Rating Series, September; [online at <http://www.rti-rating.org/country-data>, accessed August 10, 2015]
21. Sharan, Sanjay (2011): pg. 3, "Reviewing the Right to Information Through the Prism of Indian Policy Process", International Institute of Social Studies, November, The Hague, Netherlands; [online at <http://thesis.eur.nl/pub/10788/>; accessed July 30, 2015]
22. Supreme Court of India (1975), "State of UP vs. Raj Narian and Ors 1975", New Delhi, India; [online at: <http://indiankanoon.org/doc/438670/>]
23. Mendel, Toby (1999): pg. 3, "Freedom of Information as an Internationally Protected Human Right", [online at <https://www.article19.org/data/files/pdfs/publications/foi-as-an-international-right.pdf>, accessed on July 28, 2015].
24. Ibid. pg. 3
25. Sharan, Sanjay (2011): pg. 12, "Reviewing the Right to Information Through the Prism of Indian Policy Process", International Institute of Social Studies, November, The Hague, Netherlands; [online at <http://thesis.eur.nl/pub/10788/>; accessed July 30, 2015]
26. Ibid.
27. NCPRI completed its draft of India's first Freedom of Information Bill in 1997, later tabled in Parliament during 2002. The organization later joined protests against the passage of the Bill, claiming that it was a watered-down version of its original draft, and eventually forwarded recommendations for amendment of the law to the National Advisory Council in 2002. These were eventually passed, almost without change, in the form of India's Right to Information Act on October 13, 2005. Since then NCPRI has spearheaded many other campaigns on improving access to information and enhancing government transparency and accountability, including drafting a Bill on whistleblower protections, tabled in Parliament in 2010. For details please see: National Campaign for Peoples' Right to Information (2015), "Brief History of RTI", India, [accessed online on August 16, 2015, at: <http://righttoinformation.info/about-us/brief-history-demand-for-the-right-to-information/>]
28. The Asia Foundation (2014): pg. 3, "Citizens' Access to Information in South Asia", Regional Synthesis Report, August, Nepal.
29. Ibid.
30. Ibid. pg. 4
31. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Bangladesh", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Bangladesh, accessed August 10, 2015]
32. Ibid.
33. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Nepal", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Nepal, accessed August 10, 2015]
34. The Asia Foundation (2014): pg. 16, "Citizens' Access to Information in South Asia", Regional Synthesis Report, August, Nepal.
35. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Bangladesh", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Bangladesh, accessed August 10, 2015]
36. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Nepal", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Nepal, accessed August 10, 2015]
37. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: India", Global RTI Rating Series, September; [online at http://new.rti-rating.org/country-data?page_id=57&country_name=India, accessed August 10, 2015]
38. The Asia Foundation (2014): pg. 16 - 17, "Citizens' Access to Information in South Asia", Regional Synthesis Report, August, Nepal.
39. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: India", Global RTI Rating Series, September; [online at http://new.rti-rating.org/country-data?page_id=57&country_name=India, accessed August 10, 2015]
40. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Nepal", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Nepal, accessed August 10, 2015]
41. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Bangladesh", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Bangladesh, accessed August 10, 2015]
42. Ibid. pg. 16 - 17
43. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: India", Global RTI Rating Series, September; [online at http://new.rti-rating.org/country-data?page_id=57&country_name=India, accessed August 10, 2015]
44. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Nepal", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Nepal, accessed August 10, 2015]
45. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Bangladesh", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Bangladesh, accessed August 10, 2015]

46. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Nepal", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Nepal, accessed August 10, 2015]
47. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Bangladesh", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Bangladesh, accessed August 10, 2015]
48. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: India", Global RTI Rating Series, September; [online at http://new.rti-rating.org/country-data?page_id=57&country_name=India, accessed August 10, 2015]
49. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Bangladesh", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Bangladesh, accessed August 10, 2015]
50. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Nepal", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Nepal, accessed August 10, 2015]
51. The Asia Foundation (2014): pg. 17, "Citizens' Access to Information in South Asia", Regional Synthesis Report, August, Nepal.
52. Ibid. pg. 19
53. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: India", Global RTI Rating Series, September; [online at http://new.rti-rating.org/country-data?page_id=57&country_name=India, accessed August 10, 2015]
54. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Nepal", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Nepal, accessed August 10, 2015]
55. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Bangladesh", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Bangladesh, accessed August 10, 2015]
56. The Asia Foundation (2014): pg. 4, "Citizens' Access to Information in South Asia", Regional Synthesis Report, August, Nepal.
57. National Campaign for Peoples' Right to Information (2013): pg. 1, "NCPRI Note on Whistleblower Protection Bill", April 19, New Delhi, India; [online at: <http://righttoinformation.info/wp-content/uploads/2013/10/NCPRI-2013-note-Whistle-Blower-Protection-Bill-19-April-2013.pdf>]
58. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: India", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=India#promotional, accessed August 10, 2015]
59. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Bangladesh", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Bangladesh#promotional, accessed August 10, 2015]
60. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Nepal", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Nepal#promotional, accessed August 10, 2015]
61. United Nations Treaty Collection (2015), "Chapter IV: International Covenant of Civil and Political Rights", [online at https://treaties.un.org/Pages/ViewDetails.aspx?src=TREATY&mtdsg_no=IV-4&chapter=4&lang=en & <https://treaties.un.org/Pages/showDetails.aspx?objid=0800000280004bf5>, accessed August 7, 2015].
62. Centre for Peace and Development Initiatives (2009): pg. 5, "Freedom of Information Ordinance 2002 and its implementation", December, Islamabad.
63. Ibid.
64. Ibid. pg. 6
65. Shehri.org (2014), "History of Freedom of Information Legislation in Pakistan", as accessed on August 16, 2015, at: <http://shehri.org/rti/legislation.html>
66. Centre for Peace and Development Initiatives (2009): pg. 6, "Freedom of Information Ordinance 2002 and its implementation", December, Islamabad.
67. Standing Committee of National Assembly on Information (2014): pg. 13, Broadcasting and National Heritage, "Special Report on Right to Information Bill, 2013", March, Islamabad; [online at: <http://nacomm-infobh.pk/Activities/Specialreports/SpecialReportonRighttoInformation.pdf>]
68. PILDAT (2004): pg. 14, "Proceedings: Freedom of Information", Briefing Sessions for Parliamentarians and Parliamentary Staff, May, Islamabad.
69. The Asia Foundation (2014): pg. 4 - 5, "Citizens' Access to Information in South Asia", Regional Synthesis Report, August, Nepal.
70. PILDAT (2004): pg. 15, "Proceedings: Freedom of Information", Briefing Sessions for Parliamentarians and Parliamentary Staff, May, Islamabad.
71. The Asia Foundation (2014): pg. 5, "Citizens' Access to Information in South Asia", Regional Synthesis Report, August, Nepal.
72. Shehri.org (2014), "History of Freedom of Information Legislation in Pakistan", as accessed on August 16, 2015, at: <http://shehri.org/rti/legislation.html>
73. Centre for Peace and Development Initiatives (2015): pg. 19, "State of Right to Information Legislation in Pakistan 2014-15", July, Islamabad.
74. Centre for Peace and Development Initiatives (2015): pg. 19-20, "State of Right to Information Legislation in Pakistan 2014-15", July, Islamabad.
75. Ibid. pg. 1
76. Ibid. pg. 1
77. Senate of Pakistan (2015), "Islamabad Capital Territory Local Government Act-2015" July, Islamabad; [online at: http://www.senate.gov.pk/uploads/documents/1428491077_893.pdf]
78. Centre for Peace and Development Initiatives (2015): pg. 6, "State of Right to Information Legislation in Pakistan 2014-15", July, Islamabad.
79. Associated Press of Pakistan (2013), "Full text of 18th Amendment Bill", April, Islamabad, as accessed on August 15, 2015, at: http://www.app.com.pk/en/_index.php?option=com_content&task=view&id=100264&Itemid=1
80. Standing Committee of National Assembly on Information (2014): pg. 13, Broadcasting and National Heritage, "Special Report on Right to Information Bill, 2013", March, Islamabad; [online at: <http://nacomm-infobh.pk/Activities/Specialreports/SpecialReportonRighttoInformation.pdf>]
81. PILDAT (2004), "Briefing Paper on Freedom of Information", PILDAT Briefing Paper Series for Pakistani Parliamentarians, June, Lahore, Pakistan.
82. Standing Committee of National Assembly on Information, Broadcasting and National Heritage (2013), "Special Report on Right to Information Bill, 2013", March, Islamabad; [online at: <http://nacomm-infobh.pk/Activities/Specialreports/SpecialReportonRighttoInformation.pdf>]
83. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: India", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=India#right]
84. Centre for Law and Democracy (2015), "Country Data: Pakistan", Global RTI Rating Series; [online at http://www.rti-rating.org/view_country?country_name=Pakistan#right]
85. Article 19 (1999): pg. 2, "The Public's Right to Know: Principles of Freedom of Information Legislation", International Standards Series, June, London.
86. Ibid.
87. Ibid.
88. Article 19 (1999): pg. 4 - 5, "The Public's Right to Know: Principles of Freedom of Information Legislation", International Standards Series, June, London.
89. Ibid. pg. 5-6
90. Article 19 (1999): pg. 7 - 8, "The Public's Right to Know: Principles of Freedom of Information Legislation", International Standards Series, June, London.
91. Ibid. pg. 8 - 9
92. Ibid. pg. 9 - 10

93. Ibid. pg. 10
94. Ibid. pg. 10 - 11
95. PILDAT (2004): pg. 13, "Briefing Paper on Freedom of Information", PILDAT Briefing Paper Series for Pakistani Parliamentarians, June, Lahore, Pakistan.
96. Transparency International - Pakistan (2002), "Freedom of Information Ordinance promulgated", October, Karachi, Pakistan.
97. Centre for Peace and Development Initiatives (2015): pg. 7, "State of Right to Information Legislation in Pakistan 2014-15", July, Islamabad.
98. Government of Khyber Pukhtunkhwa (2013), "Khyber Pukhtunkhwa Right to Information Act 2013", November, Peshawar, Pakistan.
99. Government of Punjab (2013), "The Punjab Transparency and Right to Information Act 2013", Lahore, Pakistan.
100. Transparency International - Pakistan (2002), "Freedom of Information Ordinance promulgated", October, Karachi, Pakistan.
101. Government of Khyber Pukhtunkhwa (2013), "Khyber Pukhtunkhwa Right to Information Act 2013", November, Peshawar, Pakistan.
102. Government of Punjab (2013), "The Punjab Transparency and Right to Information Act 2013", Lahore, Pakistan.
103. Transparency International - Pakistan (2002), "Freedom of Information Ordinance promulgated", October, Karachi, Pakistan.
104. PILDAT (2004): pg. 27, "Briefing Paper on Freedom of Information", PILDAT Briefing Paper Series for Pakistani Parliamentarians, June, Lahore, Pakistan.
105. Transparency International - Pakistan (2002), "Freedom of Information Ordinance promulgated", October, Karachi, Pakistan.
106. Government of Punjab (2013), "The Punjab Transparency and Right to Information Act 2013", Lahore, Pakistan.
107. Government of Punjab (2015), "The Punjab Transparency and Right to Information Rules of Business", January, Lahore, Pakistan.
108. Centre for Peace and Development Initiatives (2015): pg. 19 - 20, "State of Right to Information Legislation in Pakistan 2014-15", July, Islamabad.
109. Salman Yousafzai (2015), "KP RTI still running sans rules of business", July, Peshawar, Pakistan.
110. Government of Khyber Pukhtunkhwa (2013), "Khyber Pukhtunkhwa Right to Information Act 2013", November, Peshawar, Pakistan.
111. Transparency International - Pakistan (2002), "Freedom of Information Ordinance promulgated", October, Karachi, Pakistan.
112. Government of Khyber Pukhtunkhwa (2013), "Khyber Pukhtunkhwa Right to Information Act 2013", November, Peshawar, Pakistan.
113. Transparency International - Pakistan (2002), "Freedom of Information Ordinance promulgated", October, Karachi, Pakistan.
114. PILDAT (2004): pg. 11, "Briefing Paper on Freedom of Information", PILDAT Briefing Paper Series for Pakistani Parliamentarians, June, Lahore, Pakistan.
115. Ibid
116. Transparency International - Pakistan (2002), "Freedom of Information Ordinance promulgated", October, Karachi, Pakistan.
117. PILDAT (2004): pg. 13, "Briefing Paper on Freedom of Information", PILDAT Briefing Paper Series for Pakistani Parliamentarians, June, Lahore, Pakistan.
118. Government of Khyber Pukhtunkhwa (2013), "Khyber Pukhtunkhwa Right to Information Act 2013", November, Peshawar, Pakistan.
119. Government of Punjab (2013), "The Punjab Transparency and Right to Information Act 2013", Lahore, Pakistan.
120. PILDAT (2004): pg. 27, "Briefing Paper on Freedom of Information", PILDAT Briefing Paper Series for Pakistani Parliamentarians, June, Lahore, Pakistan.
121. Centre for Peace and Development Initiatives (2015): pg. 19, "State of Right to Information Legislation in Pakistan 2014-15", July, Islamabad.
122. Khyber Pukhtunkhwa Right to Information Commission (2015), "Revised Schedule of Fee for Hard Copies", June, Peshawar.
123. Government of Punjab (2015), "The Punjab Transparency and Right to Information Rules of Business", January, Lahore, Pakistan.
124. Government of Khyber Pukhtunkhwa (2013), "Khyber Pukhtunkhwa Right to Information Act 2013", November, Peshawar, Pakistan.
125. Ibid.
126. Government of Punjab (2015), "The Punjab Transparency and Right to Information Rules of Business", January, Lahore, Pakistan.
127. PILDAT (2015): pg. 63, "Scorecard: Assessment of the Quality of Governance in Pakistan", May, Islamabad, Pakistan.
128. PILDAT E-news (2015), "PILDAT Lauds Pakistan's Lead in the Global RTI Ranking; Demands early Passage of RTI Law at the Centre and in Sindh and Balochistan Provinces", July, Pakistan; [online at: <http://pildat.org/eventsdel.asp?detid=764>]
129. Centre for Peace and Development Initiatives (2015): pg. 18, "State of Right to Information Legislation in Pakistan 2014-15", July, Islamabad.
130. Ibid. pg. 20
131. PILDAT (2015): pg. 17, "Scorecard: First Year of the Government of Sindh", May, Islamabad, Pakistan.
132. Centre for Peace and Development Initiatives (2015): pg. 18, "State of Right to Information Legislation in Pakistan 2014-15", July, Islamabad.
133. Ibid. pg. 20
134. PILDAT (2015): pg. 16, "Scorecard: First Year of the Government of Balochistan", May, Islamabad, Pakistan.
135. Centre for Peace and Development Initiatives (2015): pg. 18; 20, "State of Right to Information Legislation in Pakistan 2014-15", July, Islamabad.
136. PILDAT (2015): pg. 46, "Scorecard: First Year of the Government of Khyber Pukhtunkhwa", May, Islamabad, Pakistan.
137. Centre for Peace and Development Initiatives (2015): pg. 19, "State of Right to Information Legislation in Pakistan 2014-15", July, Islamabad.
138. Khyber Pukhtunkhwa Right to Information Commission (2015), "Downloads/Notifications", June, Peshawar, Pakistan; [online at: <http://www.kprti.gov.pk/rti/downloads.php>]
139. Centre for Peace and Development Initiatives (2015): pg. 18; 20, "State of Right to Information Legislation in Pakistan 2014-15", July, Islamabad.
140. Centre for Peace and Development Initiatives (2015): pg. 19, "State of Right to Information Legislation in Pakistan 2014-15", July, Islamabad.
141. Zausmer, Rebecca (2011): pg. 3 - 4, "Towards Open and Transparent Government: International Experiences and Best Practices", Global Partners and Associates, December.
142. Mendel, Toby (2011): pg. 1, "Right to Information and Citizenship", paper read at Conference on Freedom of Information in Zambia, March, Zambia; [online at <http://www.right2info.org/resources/publications/rti-and-citizenship-mendel>, accessed August 7, 2015]



اسلام آباد آفس: پی، او، باکس 278، F-8، پوسٹل کوڈ: 44220، اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: پی، او، باکس 11098، L.C.C.H.S، پوسٹل کوڈ: 54792، لاہور، پاکستان
ای میل: info@pildat.org ویب: www.pildat.org